

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اٹھائیسواں پارہ

۸۷- کتاب المحاربین من اهل الکفر والردة

کتاب ان کفار و مرتدوں کے احکام میں جو مسلمان سے لڑتے ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱- باب وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ﴾

باب اور اللہ نے (سورہ مائدہ: ۳۳) میں فرمایا کہ جو لوگ اللہ اور رسول سے جنگ لڑتے اور ملک میں فساد پھیلاتے رہتے ہیں ان کی سزایہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پیرائے اور سیدھے یعنی دائیں بائیں سے کاٹے جائیں یا جلا وطن یا قید کئے جائیں۔

قبیلہ عکل اور عرینہ کے چند ڈاکو قسم کے لوگ تھے جو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آکر بظاہر مسلمان ہو گئے اور مدینہ میں چند دن قیام کے بعد اپنی طبیعت کی ناسازگاری کا گلہ کرنے لگے۔ آنحضرت ﷺ غیب داں نہیں تھے کہ کسی شخص کے دل کا حال معلوم فرمائیں۔ آپ نے ان کی ظاہری باتوں پر یقین فرما کر ان کو اپنے جنگل کے اونٹوں کے ریوڑ میں بھیج دیا کہ وہاں رہ کر اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا کریں کہ ان کا پیٹ درست ہو جائے وہ جلدھر کے مریض تھے۔ چنانچہ وہ وہاں چلے گئے اور خوب ٹھانڈے سے دودھ پی پی کر تندرست ہو گئے۔ ایک موقع دیکھ کر اونٹوں کے چرواہوں کو بڑی بے دردی سے قتل کر دیا، ان کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالے، ان کی آنکھوں میں کانٹے گاڑ کر اونٹوں کو لے کر بھاگ گئے۔ رسول کریم ﷺ کو جب یہ خبر ملی تو آپ نے ان کے تعاقب میں چند سوار دوڑائے اور وہ گرفتار کئے گئے اور دربار رسالت میں لائے گئے۔ چنانچہ جیسا انہوں نے کیا تھا وہی سزا ان کے لیے تجویز ہوئی کہ ان کو قتل کیا گیا، ان کے ہاتھ پیر کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں کانٹے گاڑے گئے اور وہ چٹیل میدان میں تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوئے۔ آیت کریمہ انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله

الخ (المائدہ: ۳۳) ان ہی ظالموں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے آیت قرآنی اور احادیث ذیل سے ثابت فرمایا تو جو لوگ کافر و مرتد ہو کر مسلمانوں سے لڑیں، فساد پھیلائیں، بد امنی کریں، ان کو اسلامی قوانین کے تحت حاکم وقت سخت سے سخت تر سزا دینے کا مجاز ہے۔ اگر ایسے مفسدین کو ذرا بھی رعایت دی گئی تو ملک میں اور بھی سخت ترین بد امنی ہو سکتی ہے۔ اس لیے قتل کا دروازہ بند کرنے کے لیے یہ سزائیں دی جانی ضروری ہیں۔ شارحین لکھتے ہیں کہ مرتدوں نے چوری کا ارتکاب کیا اور چرواہے کو نہ صرف قتل کیا بلکہ اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے تھے۔ اس لیے قصاص میں ان کو بھی اسی طرح کی سزا دی گئی لیکن یہ مدینہ منورہ میں آنحضرت ﷺ کے قیام کا ابتدائی زمانہ تھا۔ بعدہ اسلام میں اس طرح کی سزا منع کر دی گئی۔ قاتل جس طرح بھی قتل کرے بدلہ میں قتل ہی کیا جائے گا، اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر مشلہ نہیں کیا جائے گا۔ الحمد للہ کہ محض اللہ کی مدد اور توفیق سے آج پارہ ۲۸ کی تسوید کا کام شروع کر رہا ہوں۔ بڑی کنھن منزل ہے، سفر ہست ہی دشوار ہے، قدم قدم پر لغزشوں کے خطرات ہیں پھر بھی اللہ پاک سے امید ہے کہ وہ رہنمائی فرما کر غیب سے روحانی مدد کرے گا اور مثل سابق اس پارے کو بھی تکمیل تک پہنچائے گا اور مجھ کو اس قدر مہلت اور دے گا کہ میں اس پیاری کتاب کو جسے اللہ کے محبوب رسول ﷺ نے اپنی کتاب قرار دیا ہے اسے پورے طور پر اردو کا جامہ پہنا کر اشاعت میں لا کر جملہ اہل اسلام کے لیے مشعل ہدایت کے طور پر پیش کر سکوں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ واصحابہ اجمعین محرم ۱۳۹۶ھ۔

(۶۸۰۲) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا، کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ ابن ابی کثیر نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابو قلابہ جرئی نے بیان کیا، ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس قبیلہ عکل کے چند لوگ آئے اور اسلام قبول کیا لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی (ان کے پیٹ پھول گئے) تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ صدقہ کے اونٹوں کے ریوڑ میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ ملا کر پیئیں۔ انہوں نے اس کے مطابق عمل کیا اور تندرست ہو گئے لیکن اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے اور ان اونٹوں کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہنگالے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی تلاش میں سوار بھیجے اور انہیں پکڑ کے لایا گیا پھر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں (کیونکہ انہوں نے اسلامی چرواہے کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کیا تھا) اور ان کے زخموں پر داغ نہیں لگوایا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

۶۸۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ الْجَرَمِيُّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوا، فَاجْتَنَبُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَأْفَوْا فَبَعَثَ فِي أَفَارِهِمْ فَأَتَيْتْ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَخْسِمْنَهُمْ حَتَّى مَاتُوا.

[راجع: ۲۳۳]

عرب میں ہاتھ پاؤں کاٹ کر جلتے تیل میں داغ دیا کرتے تھے اس طرح خون بند ہو جاتا تھا مگر ان کو بغیر داغ دیئے چھوڑ دیا گیا اور

یہ تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ (کذاک جزاء الظالمین)

باب نبی کریم ﷺ نے ان مرتدوں ڈاکوؤں کے (زخموں پر) داغ نہیں لگوایا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

(۶۸۰۳) ہم سے ابو یعلیٰ محمد بن صلت نے بیان کیا، کہا ہم سے ولید نے بیان کیا، کہا مجھ سے اوزاعی نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے عرسبوں کے (ہاتھ پاؤں) کنوادیئے لیکن ان پر داغ نہیں لگوایا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

باب مرتد لڑنے والوں کو پانی بھی نہ دینا یہاں تک کہ پیاس سے وہ مرجائیں

(۶۸۰۴) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، ان سے وہیب بن خالد نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس سنہ ۶ھ میں آئے اور یہ لوگ مسجد کے ساتہان میں ٹھہرے۔ مینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے لیے دودھ کہیں سے میا کر دیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو میرے پاس نہیں ہے۔ البتہ تم لوگ ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ آئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت مند ہو کر موٹے تازے ہو گئے۔ پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہٹا لے گئے۔ اتنے میں آنحضرت ﷺ کے پاس فریادی پہنچا اور آنحضرت ﷺ نے ان کی تلاش میں سوار بھیجے۔ ابھی دھوپ زیادہ پھیلی بھی نہیں تھی کہ انہیں پکڑ کر لایا گیا پھر آنحضرت ﷺ کے حکم سے سلاخیں گرم کی گئیں اور ان کی آنکھوں میں پھیر دی گئیں اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کے (زخم سے) خون کو روکنے کے لیے) انہیں داغا بھی نہیں گیا۔ اسکے بعد وہ ”حر“

۲- باب لَمْ يَخْسِمِ النَّبِيُّ ﷺ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرِّدَّةِ حَتَّى هَلَكُوا
جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

۶۸۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَغْلَى، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ الْأُيُودَ وَالْأَرْبَابَ وَلَمْ يَخْسِمْنَهُمْ حَتَّى مَاتُوا. [راجع: ۲۳۳۰]
مذکورہ بالا ذکر مراد ہیں۔

۳- باب لَمْ يُسَقِّ الْمُرْتَدُونَ

الْمُحَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوا

۶۸۰۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ وَهَبِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عَكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ كَانُوا فِي الصُّفَةِ فَاجْتَرَوْا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْعِنَا رِسَالًا فَقَالَ: ((مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِبَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ)) فَاتَوَّاهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا. وَقَتَلُوا الرَّاعِيَّ وَاسْتَأْفَوْا الذَّوْدَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ الصَّرِيخُ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي أَثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أَتَى بِهِمْ، فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأَحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا، وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ، ثُمَّ أُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا سَقُوا حَتَّى مَاتُوا. قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: سَرَقُوا وَقَتَلُوا

(مدینہ کی پتھر پلّی زمین) میں ڈال دیئے گئے، وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ ابو قلابہ نے کہا کہ یہ اس وجہ سے کیا گیا تھا کہ انہوں نے چوری کی تھی، قتل کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسولؐ سے غداری نہ لڑائی تھی۔

باب نبی ﷺ کا مرتدین لڑنے والوں کی آنکھوں میں سلائی

پھروانا

(۶۸۰۵) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ عکل یا عیینہ کے چند لوگ میں سمجھتا ہوں عکل کا لفظ کہا، مدینہ آئے اور آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے دودھ دینے والی اونٹنیوں کا انتظام کر دیا اور فرمایا کہ وہ اونٹوں کے گلہ میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ پیئیں۔ چنانچہ انہوں نے پیا اور جب وہ تندرست ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہنکالے گئے۔ آنحضرت ﷺ کے پاس یہ خبر صبح کے وقت پہنچی تو آپ نے ان کے پیچھے سوار دوڑائے۔ ابھی دھوپ زیادہ پھیلی بھی نہیں تھی کہ وہ پکڑ کر لائے گئے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے حکم سے انکے بھی ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی بھی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی اور انہیں ”حرہ“ میں ڈال دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں دیا جاتا تھا۔

ابو قلابہ نے کہا کہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے چوری کی تھی، قتل کیا تھا، ایمان کے بعد کفر اختیار کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسولؐ سے غداری نہ لڑائی تھی۔

بلکہ نمک حرامی کی اور چرواہے کا مثلہ کر ڈالا اور اونٹوں کو لے کر چلتے بنے۔ اسی لیے ان کے ساتھ بھی ایسا ہی برتاؤ کیا گیا۔ واقعہ ایک ہی ہے مگر مجتہد اعظم حضرت امام بخاری نے اس سے کئی ایک سیاسی مسائل کا استنباط فرمایا ہے ایک مجتہد کی شان یہی ہوتی ہے، کوئی شک نہیں کہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ ایک مجتہد اعظم تھے اسلام کے باض تھے، قرآن و حدیث کے حکیم حاذق تھے۔ معاندین آپ کی شان میں کچھ بھی تنقیص کریں آپ کی خداداد عظمت پر کچھ اثر نہ پڑا ہے نہ پڑے گا۔

باب جس نے فواحش (زنا کاری اغلام بازی وغیرہ) کو چھو ڈیا

وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ. [راجع: ۲۳۳]

۴- باب سَمَرِ النَّبِيِّ ﷺ أَعْيُنَ

الْمُحَارِبِينَ

۶۸۰۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ غُكْلٍ - أَوْ قَالَ عُرَيْنَةَ - وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: مِنْ غُكْلٍ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِلِقَاحٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَشَرَبُوا حَتَّى إِذَا بَرَوْا قَتَلُوا الرَّاعِي، وَاسْتَأْفُوا النِّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَوَةً، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي إِبْرِهِمْ، فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِئَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَأَلْقَوْا بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يَسْقُونَ.

[راجع: ۲۳۳]

قَالَ أَبُو قَلَابَةَ: هَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

۵- باب فَضْلِ مَنْ

اس کی فضیلت کا بیان

(۶۸۰۶) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں عید اللہ بن عمر عمری نے، انہیں خبیب بن عبد الرحمن نے، انہیں حفص بن عاصم نے اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کے نیچے سایہ دے گا جبکہ اس کے عرش کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہو گا۔ عادل حاکم، نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں جوانی پائی، ایسا شخص جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے، وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے۔ وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں۔ وہ شخص جسے کسی بلند مرتبہ اور خوبصورت عورت نے اپنی طرف بلایا اور اس نے جواب دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جس نے اتنا پوشیدہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں نے کتنا اور کیا صدقہ کیا ہے۔

تَرَكَ الْفَوَاحِشَ

۶۸۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَبَا فِي اللَّهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالَ إِلَى نَفْسِهَا قَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ)).

[راجع: ۶۶۰]

[شرح]

مدارج اخروی حاصل کرنے اور دین و دنیا کی سعادتیں پانے کے لیے یہ حدیث ہر مومن مسلمان کو ہر وقت یاد رکھنے کے قابل ہے۔ عرش الہی کا سایہ پانے والوں کی فرست بہت طول طویل ہے۔ اللہ پاک ہر مومن مسلمان کو روز محشر میں اپنی عل عافیت میں جگہ نصیب فرمائے، خاص طور پر بخاری شریف پڑھنے اور عمل کرنے والوں کو اور اس کے جملہ معاونین کرام کو یہ نعمت عطا کرے اور مجھ ناچیز اور خاص کر میرے اہل و عیال و جملہ متعلقین کو یہ سعادت بخشے۔ آمین یا رب العالمین۔

(۶۸۰۷) ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا، کہا ہم سے عمر بن علی نے بیان کیا۔ (دوسری سند امام بخاری نے کہا) اور مجھ سے خلیفہ بن حیاظ نے بیان کیا، ان سے عمر بن علی نے، ان سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے بیان کیا، ان سے سہل بن سعد ساعدی نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان یعنی (شرمگاہ) کی اور اپنے دونوں جڑوں کے درمیان (یعنی زبان) کی ضمانت دے دی تو میں اسے جنت میں جانے کا بھروسہ دلاتا ہوں۔

۶۸۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ)).

[راجع: ۶۴۷۴]

باب زنا کے گناہ کا بیان

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ فرقان میں ارشاد فرمایا۔ ”اور وہ لوگ زنا نہیں کرتے“ اور سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا ”اور زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ بے حیائی کا کام ہے اور اس کا رتہ برا ہے“

(۶۸۰۸) ہمیں داؤد بن شیب نے خبر دی، کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے، کہا ہم کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ میرے بعد کوئی اسے نہیں بیان کرے گا۔ میں نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سنی ہے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یا یوں فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم دین دنیا سے اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی، شراب بکثرت پی جانے لگے گی اور زنا پھیل جائے گا۔ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی کثرت ہوگی۔ حالت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک ہی خبر لینے والا مرد رہ جائے گا۔

حدیث میں ذکر کردہ نشانیاں بہت سی ظاہر ہو چکی ہیں وما امر الساعة الا كلعص البصرة.

(۶۸۰۹) ہم سے محمد بن ثنی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو اسحاق بن یوسف نے خبر دی، کہا ہم کو فضیل بن غزوآن نے خبر دی، انہیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔ بندہ جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا اور بندہ جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا اور جب وہ قتل ناحق کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔ عکرمہ نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ایمان اس سے کس طرح نکال لیا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ اس طرح اور اس وقت آپ نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر پھرا لگ کر لیا پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا ہے۔ اس طرح اور آپ نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا۔

۶- باب اِنَّمِ الزُّنَاةُ

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا يَزْنُونَ﴾. ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزُّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾.

۶۸۰۸- أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَخْبَرَنَا أَنَسٌ قَالَ: لَأَحَدُنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْوهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ - وَإِنَّمَا قَالَ - مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزُّنَا وَيَقْلُ الرُّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقِيمُ الْوَاحِدُ)).

[راجع: ۸۰]

۶۸۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا الْفَضِيلُ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ)). قَالَ عِكْرِمَةُ: قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يُنْزَعُ مِنْهُ الْإِيمَانُ؟ قَالَ: هَكَذَا وَشَيْكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنَّ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَشَيْكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

[راجع: ۶۷۷۲]

یہ کبیرہ گناہ ہیں جن سے توبہ کئے بغیر مرنے والا ایمان سے محروم ہو کر مرتا ہے جس میں ایمان کی رمت بھی ہوگی وہ ضرور توبہ کر کے مرے گا۔

(۶۸۱۰) ہم سے آدم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا، ان سے ذکوان نے بیان کیا، اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔ وہ چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔ شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔ پھر ان سب آدمیوں کے لیے توبہ کا دروازہ بہر حال کھلا ہوا ہے۔

۶۸۱۰- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَغْرُوضَةٌ بَعْدُ)). [راجع: ۲۴۷۵]

مگر توبہ کی توفیق بھی قسمت والوں کو ملتی ہے توبہ سے پختہ توبہ مراد ہے، نہ کہ رسمی توبہ۔

(۶۸۱۱) ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے منصور اور سلیمان نے بیان کیا، ان سے ابو واہل نے، ان سے ابو میسرہ نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے۔ فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خطرے سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے کھانے میں تمہارے ساتھ شریک ہوگی۔ میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ یحییٰ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے واصل نے بیان کیا، ان سے ابو واہل نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر اسی حدیث کی طرح بیان کیا۔ عمرو نے کہا کہ پھر میں نے اس حدیث کا ذکر عبدالرحمن بن مہدی سے کیا اور انہوں نے ہم سے یہ حدیث سفیان ثوری سے بیان کی۔ ان سے اعمش، منصور اور واصل نے، ان سے ابو واہل نے اور ان سے ابو میسرہ نے۔ عبدالرحمن بن مہدی نے کہا کہ تم اس سند کو جانے بھی دو۔

۶۸۱۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: ((أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً، وَهُوَ خَلَقَكَ)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ)). قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي وَاصِلٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ عَمْرُو: فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ، وَوَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ: دَغَةُ دَغَةٍ.

[راجع: ۴۴۷۷]

جس میں ابوداؤد اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے بیچ میں ابو میسرہ کا واسطہ نہیں ہے۔ ان جملہ روایات میں بعض کبیرہ گناہوں کا ذکر ہے جو بہت بڑے گناہ ہیں مگر توبہ کا دروازہ سب کے لیے کھلا ہوا ہے بشرطیکہ حقیقی توبہ ہو۔

باب ۷- باب رَجَمِ الْمُخْصَنِ
وَقَالَ الْحَسَنُ: مَنْ زَنَى بِأَخِيهِ حَدُّهُ حَدُّ
الزَّانِي.
باب محصن (شادی شدہ کو زنا کی علت میں) سنگسار کرنا اور امام
حسن بصری نے کہا اگر کوئی شخص اپنی بہن سے زنا کرے تو
اس پر زنا کی حد پڑے گی

یہ اسلام کی وہ تعزیرات ہیں جن کے اجراء پر امن عالم کی بنیاد ہے۔ *

۶۸۱۲- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،
حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ
الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
حِينَ رَجَمَ الْمَرْأَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ: قَدْ
رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۶۸۱۳- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ،
عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي
أَوْفَى هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ
قُلْتُ: قَبْلَ سُورَةِ النُّورِ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ: لَا
أَدْرِي. [طرفہ بی: ۶۸۴۰].

یعنی قانون رجم طریقہ محمدی ہے جو اس برائی کو ختم کرنے کے لیے تیرہ ہدف ہے۔

۶۸۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ، أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ
رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ
أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَوُجِمَ وَكَانَ قَدْ أُخْصِنَ. [راجع: ۵۲۷۰]

یہ ان کے کامل ایمان کی دلیل ہے کہ خود مدہ پانے کے لیے تیار ہو گئے۔

(۶۸۱۳) ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن
مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے
بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے
حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے کہ قبیلہ اسلم کے
ایک صاحب ماعز نامی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ
میں نے زنا کیا ہے۔ پھر انہوں نے اپنے زنا کا چار مرتبہ اقرار کیا تو
آنحضرت ﷺ نے ان کے رجم کا حکم دیا اور انہیں رجم کیا گیا۔ وہ
شادی شدہ تھے۔

۸- باب لَا يُرْجَمُ الْمَجْنُونُ

وَالْمَجْنُونَةُ

وَقَالَ عَلِيُّ لِعُمَرَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ
رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ
حَتَّى يَذُرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ؟

باب پاگل مرد یا عورت کو رجم نہیں کیا جائے گا اور حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، کیا آپ کو معلوم نہیں
کہ پاگل سے ثواب یا عذاب لکھنے والی قلم اٹھائی گئی ہے یہاں تک کہ
اسے ہوش ہو جائے۔ بچہ سے بھی قلم اٹھائی گئی ہے یہاں تک کہ بالغ
ہو جائے۔ سونے والا بھی مرفوع القلم ہے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو
جائے یعنی دماغ اور ہوش درست کر لے۔

مرفوع القلم کا مطلب یہ ہے کہ ان سے معافی ہے۔ ایک زانیہ عورت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رجم کرنا چاہا تھا،
اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا۔

تَشْرِیح

۶۸۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا
الْثَّيْتُ، عَنْ غَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي زَنَيْتُ
فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ،
فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ
النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَبْلَكَ جُنُونٌ؟)) قَالَ: لَا.
قَالَ: ((فَهَلْ أَحْصَيْتَ؟)) قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: ((اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ)).

[راجع: ۵۲۷۱]

۶۸۱۶- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : فَأَخْبَرَنِي مَنْ
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ
رَجَّمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقْتَهُ
الْحِجَارَةَ هَرَبَ فَأَذْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ
فَرَجَمْنَاهُ. [راجع: ۵۲۷۰]

تَشْرِیح

(۶۸۱۵) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے بیان کیا،
ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ اور سعید
بن المسیب نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک
صاحب ماعز بن مالک اسلمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے،
اس وقت آنحضرت ﷺ مسجد میں تھے، انہوں نے آپ کو آواز دی
اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے زنا کر لیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ان
کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ انہوں نے یہ بات چار دفعہ دہرائی جب چار
دفعہ انہوں نے اس گناہ کی اپنے اوپر شہادت دی تو آنحضرت ﷺ نے
انہیں بلایا اور دریافت فرمایا کیا تم دیوانے ہو۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔
آپ نے دریافت فرمایا پھر کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔
اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رجم کر دو۔

(۶۸۱۶) ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر مجھے انہوں نے خبر دی، جنہوں
نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ انہوں نے کہا کہ رجم
کرنے والوں میں میں بھی تھا، ہم نے انہیں آبادی سے باہر عید گاہ کے
پاس رجم کیا تھا جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے لیکن ہم نے
انہیں حرہ کے پاس پکڑا اور رجم کر دیا۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت ﷺ کو جب اس کی خبر لگی تو آپ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا
شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کا قصور معاف کر دیتا۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا اور حاکم اور ترمذی نے صحیح کہا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اقرار کرنے والا اگر رجم کے وقت بھاگے تو اس سے رجم ساقط ہو جائے گا۔

باب زنا کرنے والے کے لیے پتھروں کی سزا ہے

(۶۸۱۷) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما نے آپس میں (ایک بچے عبد الرحمن نامی میں) اختلاف کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا عبد بن زمعہ! بچہ تو لے لے بچہ اسی کو ملے گا جس کی جو رویا لونڈی کے پیٹ سے وہ پیدا ہو اور سودہ! تم اس سے پردہ کیا کرو۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ قتیبہ نے لیث سے اس زیادتی کے ساتھ بیان کیا کہ زانی کے حصہ میں پتھر کی سزا ہے۔

(۶۸۱۸) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن زیاد نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لڑکا اسی کو ملتا ہے جس کی جو رویا لونڈی کے پیٹ سے ہوا ہو اور حرام کار کے لیے صرف پتھریں۔

یہ اسلام کا عدالتی فیصلہ ہے جس کا اثر بچے کی پوری زندگی حق حقوق توریت وغیرہ پر پڑتا ہے۔

باب بلاط میں رجم کرنا

مسجد نبوی کے سامنے ایک پتھروں کا فرش تھا، اسی کا نام بلاط تھا اب تو بفضل خدا تعالیٰ چاروں طرف دور دور تک فرش ہی فرش بنا ہوا ہے جو بہترین پتھروں کا فرش ہے۔

(۶۸۱۹) ہم سے محمد بن عثمان نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا، جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہاری کتاب تورات میں اس کی سزا کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے علماء نے (اس کی سزا) چہرہ کو سیاہ کرنا اور گردھے پر الٹا سوار کرنا تجویز کی ہوئی ہے۔ اس پر حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! ان سے توریت منگوائیے۔ جب توریت لائی گئی تو ان میں سے ایک نے

۹- باب لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

۶۸۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاخْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ)). زَادَ لَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ اللَّيْثِ ((وَالْعَاهِرِ الْحَجَرُ)).

[راجع: ۲۰۵۳]

۶۸۱۸- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَالْعَاهِرِ الْحَجَرُ)). [راجع: ۶۷۵۰]

۱۰- باب الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ

۶۸۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَخَذَنَا جَمِيعًا، فَقَالَ لَهُمْ: ((مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ؟)) قَالُوا: إِنَّ أَخْبَارَنَا أَخَذَتْهُوَ تَخْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْيِيزَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: اذْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالتَّوْرَةِ،

رجم والی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے آگے اور پیچھے کی آیتیں پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ ہٹاؤ (اور جب اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو) آیت رجم اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ آنحضرت ﷺ نے ان دونوں کے متعلق حکم دیا اور انہیں رجم کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ انہیں بلاط (مسجد نبوی کے قریب ایک جگہ) میں رجم کیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ یہودی عورت کو مرد بچانے کے لیے اس پر جھک جھک پڑتا تھا۔

ثابت ہوا کہ مسلم ایٹم میں یہودیوں اور عیسائیوں کے فیصلے ان کی شریعت کے مطابق کئے جائیں گے بشرطیکہ اسلام ہی کے موافق ہوں۔

باب عید گاہ میں رجم کرنا (عید گاہ کے پاس یا خود عید گاہ میں) (۶۸۲۰) مجھ سے محمود نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور انہیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب (ماعز بن مالک) نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور زنا کا اقرار کیا۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا۔ پھر جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے لئے گواہی دی تو آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تم دیوانے ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا تمہارا نکاح ہو چکا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ آپ کے حکم سے انہیں عید گاہ میں رجم کیا گیا۔ جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے لیکن انہیں پکڑ لیا گیا اور رجم کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ان کے حق میں کلمہ خیر فرمایا اور ان کا جنازہ ادا کیا اور ان کی تعریف کی جس کے وہ مستحق تھے۔

باب جس نے کوئی ایسا گناہ کیا جس پر حد نہیں ہے

(مثلاً اجنبی عورت کو بوسہ دیا یا اس سے مساس کیا) اور پھر

اس کی خبر امام کو دی تو اگر اس نے توبہ کر لی اور فتویٰ پوچھنے آیا تو اسے اب توبہ کے بعد کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔ عطاء نے کہا کہ ایسی

فَاتِي بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَا. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ أَجْنَأًا عَلَيْهَا.

[راجع: ۱۳۲۹]

۱۱- باب الرَّجْمِ بِالْمُصَلِّي
۶۸۲۰- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْتَرَفَ بِالزَّوْنِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبْلَكْ جُنُونَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((أَحْصَنْتَ)) قَالَ: نَعَمْ. فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلِّي فَلَمَّا أَدْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَأَذْرَكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ. لَمْ يَقُلْ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَصَلَّى عَلَيْهِ. [راجع: ۵۲۷۰]

۱۲- باب مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ

الْحَدِّ فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ

فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا قَالَ عَطَاءٌ: لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ ﷺ،

صورت میں نبی کریم ﷺ نے اسے کوئی سزا نہیں دی تھی۔ ابن جریج نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے اس شخص کو کوئی سزا نہیں دی تھی جنہوں نے رمضان میں بیوی سے صحبت کر لی تھی۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (حالت احرام میں) ہرن کا شکار کرنے والے کو سزا نہیں دی اور اس باب میں ابو عثمان کی روایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بحوالہ نبی کریم ﷺ مروی ہے

یہ احکام امام وقت کی رائے اور جرائم کی نوعیتوں پر موقوف ہیں جو حدی جرائم ہیں۔ وہ اپنے قانون کے اندر ہی فیصل ہوں گے۔

۶۸۲۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَأَطْعِمْ سِتِينَ مِسْكِينًا)).

[راجع: ۱۹۳۶]

۶۸۲۲- وَقَالَ اللَّيْثُ: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ قَالَ لَهُ: ((تَصَدَّقْ؟)) قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَجَلَسَ وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَمَعَهُ طَعَامٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: مَا أَذْرِي مَا هُوَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَيْنَ الْمُحْتَرَقُ؟)) فَقَالَ: هَا أَنَا ذَا قَالَ: ((خُذْ

۶۸۲۲) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی اور پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا دو مہینے روزے رکھنے کی تم میں طاقت ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر کہا کہ پھر ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلاؤ۔

۶۸۲۲) اور لیث نے بیان کیا، ان سے عمرو بن الحارث نے، ان سے عبد الرحمن بن القاسم نے، ان سے محمد بن جعفر بن الزبیر نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے پاس مسجد میں آئے اور عرض کیا میں تو دوزخ کا مستحق ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کیا بات ہوئی؟ کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں جماع کر لیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے کہا کہ پھر صدقہ کر۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ پھر وہ بیٹھ گیا اور اس کے بعد ایک صاحب گدھا ہانکتے لائے جس پر کھانے کی چیز رکھی تھی۔ عبد الرحمن نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز تھی۔ (دوسری روایت میں یوں ہے کہ کھجور لدی ہوئی تھی) اسے آنحضرت ﷺ کے پاس لایا جا رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ آگ میں جلنے والے صاحب کہاں ہیں؟ وہ صاحب بولے

۶۸۲۲- وَقَالَ اللَّيْثُ: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ قَالَ لَهُ: ((تَصَدَّقْ؟)) قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَجَلَسَ وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَمَعَهُ طَعَامٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: مَا أَذْرِي مَا هُوَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَيْنَ الْمُحْتَرَقُ؟)) فَقَالَ: هَا أَنَا ذَا قَالَ: ((خُذْ

کہ میں حاضر ہوں۔ آنحضرت ﷺ سے فرمایا کہ اسے لے اور صدقہ کر دے۔ انہوں نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں؟ میرے گھر والوں کے لیے تو خود کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم ہی کھاؤ۔ حضرت ابو عبد اللہ امام بخاری نے کہا کہ پہلی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں اطعم اهلك کے الفاظ ہیں۔

هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ: عَلَى أَخُو جِ مَنِي
مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ قَالَ: ((فَكُلُوهُ)). قَالَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ: الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَتَيْنَ قَوْلُهُ أَطْعِمُ
أَهْلَكَ.

[راجع: ۱۹۳۵]

باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔

۱۳- باب إِذَا أَقْرَأَ بِالْحَدِّ

وَلَمْ يُبَيِّنْ هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ؟

باب جب کوئی شخص حدی گناہ کا اقرار غیر واضح طور پر کرے تو کیا امام کو اس کی پردہ پوشی کرنی چاہیے

(۶۸۲۳) مجھ سے عبد القدوس بن محمد نے بیان کیا، ان سے عمرو بن عاصم کلابی نے بیان کیا، ان سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا، ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا کہ ایک صاحب کعب بن عمرو آئے اور کہیا رسول اللہ! مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے آپ مجھ پر حد جاری کیجئے۔ بیان کیا آنحضرت ﷺ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا۔ بیان کیا کہ پھر نماز کا وقت ہو گیا اور ان صاحب نے بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آنحضور نماز پڑھ چکے تو وہ پھر آنحضرت ﷺ کے پاس آکر کھڑے ہو گئے اور کہیا رسول اللہ! مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے آپ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق مجھ پر حد جاری کیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا۔ کیا تم نے ابھی ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تیرا گناہ معاف کر دیا۔ یا فرمایا کہ تیری غلطی یا حد (معاف کر دی)

۶۸۲۳- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ: وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ: وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ. قَالَ: ((أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ - أَوْ قَالَ - حَدَّكَ)).

غیر واضح اقرار پر آپ نے اس کو یہ بشارت پیش فرمائی آج بھی یہ بشارت قائم ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے سامنے گول مول بیان کرے کہ میں نے حدی جرم کیا ہے تو امام اس کی پردہ پوشی کر سکتا ہے۔

بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ اگر کوئی حدی گناہ کر کے توبہ کرتا ہوا امام یا حاکم کے سامنے آئے تو اس پر سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔

تَنْبِيْهِ

باب کیا امام زنا کا اقرار کرنے والے سے یہ کہے کہ شاید تو

۱۴- باب هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمَقْرُ:

نے چھو ہوا ہو یا آنکھ سے اشارہ کیا ہو

(۶۸۲۳) مجھ سے عبد اللہ بن محمد الجعفی نے بیان کیا، کہا ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد نے کہا کہ میں نے یعلیٰ بن حکیم سے سنا، انہوں نے عکرمہ سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب حضرت ماعز بن مالک نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ غالباً تو نے بوسہ دیا ہو گایا اشارہ کیا ہو گایا دیکھا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کیا پھر تو نے ہم بستی ہی کر لی ہے؟ اس مرتبہ آپ نے کنایہ سے کام نہیں لیا۔ بیان کیا کہ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے انہیں رجم کا حکم دیا۔

باب زنا کا اقرار کرنے والے سے امام کا پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو؟

(۶۸۲۵) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، کہا مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب اور ابو سلمہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک صاحب آئے۔ آنحضرت ﷺ اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے آواز دی یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے۔ خود اپنے متعلق وہ کہہ رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا۔ لیکن وہ صاحب بھی ہٹ کر اسی طرف کھڑے ہو گئے جدھر آپ نے اپنا منہ پھیرا تھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے پھر اپنا منہ پھیر لیا اور وہ بھی دوبارہ اس طرف آگئے جدھر آنحضرت ﷺ نے اپنا منہ پھیرا تھا اور اس طرح جب اس نے چار مرتبہ اپنے گناہ کا اقرار کر لیا تو آنحضرت ﷺ نے اس کو بلایا اور پوچھا کیا تم پاگل ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! آنحضرت ﷺ نے پوچھا تم نے شادی کر لی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ!

لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ غَمَزْتَ؟

۶۸۲۴- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ؟)) قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((أَنْتَ كَتَهَا؟)) لَا يَكْنِي قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ.

۱۵- باب سؤال الإمام المَقْرَّ هَلْ أَحْصَنْتَ؟

۶۸۲۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَذَادَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ يُرِيدُ نَفْسَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قَبْلَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَجَاءَ لِشِقِّ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَبْلُكَ جُنُونٌ؟)) قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: ((أَحْصَنْتَ؟)) قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ

آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رجم کر دو۔

اللَّهِ قَالَ: ((اَذْهَبُوا فَارْجُمُوهُ)).

[راجع: ۵۲۷۱]

(۶۸۲۶) ابن شہاب نے بیان کیا کہ جنہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی تھی انہوں نے مجھے خبر دی کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے انہیں رجم کیا تھا جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگنے لگے۔ لیکن ہم نے انہیں ”رحمہ“ (رحمہ مدینہ کی پتھریلی زمین) میں جالیا اور انہیں رجم کر دیا۔

۶۸۲۶- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ: فَكُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقْنَاهُ الْحِجَارَةَ جَمَزَ حَتَّى أَذْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ.

[راجع: ۵۲۷۰]

باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ ہی مراد ہیں۔ اس حدیث سے حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے بہت سے مسائل کا استنباط فرمایا ہے۔ تعجب ہے ان معاندین پر جو اتنے بڑے مجتہد کو درجہ اجتہاد سے گرا کر اپنے اندرونی عناد کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔

باب زنا کا اقرار کرنا

(۶۸۲۸-۲۷) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، کہا کہ ہم نے اسے زہری سے (سن کر) یاد کیا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ کریں۔ اس پر اس کا مقابل بھی کھڑا ہو گیا اور وہ پہلے سے زیادہ سمجھدار تھا، پھر اس نے کہا کہ واقعی آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے ہی فیصلہ کیجئے اور مجھے بھی گفتگو کی اجازت دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کہو۔ اس شخص نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے یہاں مزدوری پر کام کرتا تھا پھر اس نے اس کی عورت سے زنا کر لیا، میں نے اس کے فدیہ میں اسے سو بکری اور ایک خادم دیا، پھر میں نے بعض علم والوں سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال شہر بدر ہونے کی حد واجب ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ ہی کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ہوں

۱۶- باب الإِعْتِرَافِ بِالزَّانَا

۶۸۲۷، ۶۸۲۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ فِيٍّ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أُنْشِدُكَ اللَّهَ إِلَّا مَا قَصَّيْتُ بَيْنَنَا بَكْتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ، وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ: أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنْذِنْ لِي قَالَ: ((قُلْ)) قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، فَرَزَنِي بِأَمْرَاتِهِ فَأَقْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَعَلَى أَمْرَاتِهِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ جَلًّا ذِكْرُهُ، الْمِائَةَ شَاةٍ وَالْخَادِمَ رَدًّا عَلَيْكَ، وَعَلَى

گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے اسے جلا وطن کیا جائے گا اور اے اتیس! صبح کو اس کی عورت کے پاس جانا اگر وہ (زنا کا) اقرار کر لے تو اسے رجم کر دو۔ چنانچہ وہ صبح کو اس کے پاس گئے اور اس نے اقرار کر لیا اور انہوں نے رجم کر دیا۔ علی بن عبد اللہ مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا جس شخص کا بیٹا تھا اس نے یوں نہیں کہا کہ ان عالموں نے مجھ سے بیان کیا کہ تیرے بیٹے پر رجم ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ کو اس میں شک ہے کہ زہری سے میں نے سنا ہے یا نہیں، اس لیے میں نے اس کو کبھی بیان کیا کبھی نہیں بیان کیا بلکہ سکوت کیا۔

(۶۸۲۹) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں زیادہ وقت گزر جائے اور کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ کتاب اللہ میں تو رجم کا حکم ہمیں کہیں نہیں ملتا اور اس طرح وہ اللہ کے ایک فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ رجم کا حکم اس شخص کے لیے فرض ہے جس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کیا ہو بشرطیکہ صحیح شرعی گواہیوں سے ثابت ہو جائے یا حمل ہو یا کوئی خود اقرار کرے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے اسی طرح یاد کیا تھا آگاہ ہو جاؤ کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا تھا اور آپ کے بعد ہم نے رجم کیا تھا۔

آیت رجم کی تلاوت منسوخ ہو گئی مگر اس کا حکم قیامت تک کے لیے باقی اور واجب العمل ہے، کوئی اس کا انکار کرے تو وہ گمراہ قرار پائے گا۔

باب اگر کوئی عورت زنا سے حاملہ پائی جائے اور وہ شادی شدہ ہو تو اسے رجم کریں گے

مگر یہ رجم بچہ جننے کے بعد ہو گا کیونکہ حالت حمل میں رجم کرنا جائز نہیں، اسی طرح کوڑے مارنے ہوں یا قصاص لینا ہو تو یہ بھی وضع حمل کے بعد ہو گا۔

(۶۸۳۰) ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اوسی نے بیان کیا، کہا ہم سے

ابنک . . جَلْدُ مِائَةِ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا، فَإِنْ اغْتَرَفَتْ فَأَرْجُمْهَا)) فَقَدْ أَعْلَمْتُهَا فَأَغْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. قُلْتُ لِسُفْيَانَ، لَمْ يَقُلْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرُّجْمَ فَقَالَ : أَشْكُ فِيهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرَجَمْنَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكَتُ.

[راجع: ۲۳۱۴، ۲۳۱۵]

۶۸۲۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ: لَا نَجِدُ الرُّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضْلُوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ إِلَّا وَإِنَّ الرُّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى وَقَدْ اخْتَصَنَ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوْ الْإِغْتِرَافُ قَالَ سُفْيَانُ: كَذَا حَفِظْتُ إِلَّا وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ. [راجع: ۲۴۶۲]

۱۷- باب رَجْمِ الْحُبْلَى مِنَ الزَّانَا إِذَا أَحْصَنَتْ

۶۸۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں کئی مہاجرین کو (قرآن مجید) پڑھایا کرتا تھا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ایک تھے۔ ابھی میں منی میں ان کے مکان پر تھا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آخری حج میں (سنہ ۲۳ھ) ان کے ساتھ تھے کہ وہ میرے پاس لوٹ کر آئے اور کہا کہ کاش تم اس شخص کو دیکھتے جو آج امیر المؤمنین کے پاس آیا تھا۔ اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! کیا آپ فلاں صاحب سے یہ پوچھنا چھ کریں گے جو یہ کہتے ہیں کہ اگر عمر کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں صاحب طلحہ بن عبید اللہ سے بیعت کروں گا کیونکہ واللہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بغیر سوچے سمجھے بیعت تو اچانک ہو گئی اور پھر وہ مکمل ہو گئی تھی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت غصہ ہوئے اور کہا میں ان شاء اللہ شام میں لوگوں سے خطاب کروں گا اور انہیں ان لوگوں سے ڈراؤں گا جو زبردستی سے دخل در معقولات کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پر میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین ایسا نہ کیجئے۔ حج کے موسم میں کم سمجھی اور برے بھلے ہر ہی قسم کے لوگ جمع ہیں اور جب آپ خطاب کے لیے کھڑے ہوں گے تو آپ کے قریب یہی لوگ زیادہ ہوں گے اور مجھے ڈر ہے کہ آپ کھڑے ہو کر کوئی بات کہیں اور وہ چاروں طرف پھیل جائے، لیکن پھیلانے والے اسے صحیح طور پر یاد نہ رکھ سکیں گے اور اس کے غلط معانی پھیلانے لگیں گے، اس لیے مدینہ منورہ پہنچنے تک کا اور انتظار کر لیجئے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا مقام ہے۔ وہاں آپ کو خالص دینی سمجھ بوجھ رکھنے والے اور شریف لوگ ملیں گے، وہاں آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اعتماد کے ساتھ ہی فرما سکیں گے اور علم والے آپ کی باتوں کو یاد بھی رکھیں گے اور جو صحیح مطلب ہے وہی بیان کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں اچھا اللہ کی قسم میں مدینہ منورہ پہنچتے ہی سب سے پہلے لوگوں کو اسی مضمون کا خطبہ دوں گا۔

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كُنْتُ أَقْرِءُ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَيَنْمَأُ أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمَنَى وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا إِذْ رَجَعَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ : لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا أَنَى امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ فَقَالَ : يَا امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي فَلَانٍ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فَلَانًا فَوَرَّ اللَّهُ مَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا قَلْتُهُ فَتَمَتَ، فَغَضِبَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ : إِنِّي إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَقَائِمُ الْعَشِيَّةِ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْضَبُوهُمْ أُمُورَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : فَقُلْتُ يَا امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاعَ النَّاسِ وَغَوَاءَهُمْ، فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى قُرْبِكَ، حِينَ تَقُومُ فِي النَّاسِ وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يُطِيرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطِيرٍ، وَأَنْ لَا يَبُوءَهَا وَأَنْ، لَا يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا، فَأَنْهَلُ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهَجْرَةِ وَالسُّنَّةِ، فَتَخْلُصُ بِأَهْلِ الْفَقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُولَ : مَا قُلْتُ مُتَمَكِّنًا فَيَعْمِي أَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ وَيَضَعُونَهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا فَقَالَ عُمَرُ : أَمَا وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِأَقُومَنَّ بِذَلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ أَقُومُهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر ہم ذی الحجہ کے مہینہ کے آخر میں مدینہ منورہ پہنچے۔ جمعہ کے دن سورج ڈھلتے ہی ہم نے (سجد نبوی) پتھریں میں جلدی کی اور میں نے دیکھا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ممبر کی جڑ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ میرا ٹخنہ ان کے ٹخنے سے لگا ہوا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی باہر نکلے، جب میں نے انہیں آتے دیکھا تو سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے میں نے کہا کہ آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسی بات کہیں گے جو انہوں نے اس سے پہلے خلیفہ بنائے جانے کے بعد کبھی نہیں کہی تھی۔ لیکن انہوں نے اس کو نہ مانا اور کہا کہ میں تو نہیں سمجھتا کہ آپ کوئی ایسی بات کہیں جو پہلے کبھی نہیں کہی تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ممبر پر بیٹھے اور جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہوا تو آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اس کی شان کے مطابق کرنے کے بعد فرمایا ابا بعد! آج میں تم سے ایک ایسی بات کہوں گا جس کا کہنا میری تقدیر میں لکھا ہوا تھا، مجھ کو نہیں معلوم کہ شاید میری یہ گفتگو موت کے قریب کی آخری گفتگو ہو۔ پس جو کوئی اسے سمجھے اور محفوظ رکھے اسے چاہیے کہ اس بات کو اس جگہ تک پہنچا دے جہاں تک اس کی سواری اسے لے جاسکتی ہے اور جسے خوف ہو کہ اس نے بات نہیں سمجھی ہے تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ میری طرف غلط بات منسوب کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر کتاب نازل کی، کتاب اللہ کی صورت میں جو کچھ آپ پر نازل ہوا، ان میں آیت رجم بھی تھی۔ ہم نے اسے پڑھا تھا سمجھا تھا اور یاد رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے خود (اپنے زمانہ میں) رجم کرایا۔ پھر آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا لیکن مجھے ڈر ہے کہ اگر وقت یونہی آگے بڑھتا رہا تو کہیں کوئی یہ نہ دعویٰ کر بیٹھے کہ رجم کی آیت ہم کتاب اللہ میں نہیں پاتے اور اس طرح وہ اس فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا۔ یقیناً رجم کا حکم کتاب اللہ سے اس شخص کے لیے ثابت ہے جس نے شادی ہونے کے بعد زنا کیا ہو۔

بِالْمَدِينَةِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عَقَبِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَلْنَا الرِّوَاخَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، حَتَّى أَجَدَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنُ نَفِيلٍ جَالِسًا إِلَى رُكْنِ الْمَنْبَرِ فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ تَمَسُّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ، فَلَمَّا انْتَشَبَ ابْنُ خَرَجٍ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ: لَيَقُولَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مِنْذُ اسْتُخْلِفَ فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ: مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُولَ: مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمَنْبَرِ، فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُونَ قَامَ فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قَدَّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا لَا أَذْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيَّ أَجَلِي فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاَهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَقُولَهَا فَلَا أَحِلُّ لَأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الرِّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا، رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، فَأَخْشَى أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: وَاللَّهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرِّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ، وَالرِّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى، إِذَا أَحْصَيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ

خواہ مرد ہوں یا عورتیں، بشرطیکہ گواہی مکمل ہو جائے یا حمل ظاہر ہو یا وہ خود اقرار کر لے پھر کتاب اللہ کی آیتوں میں ہم یہ بھی پڑھتے تھے کہ اپنے حقیقی باپ دادوں کے سوا دوسروں کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہ کرو۔ کیونکہ یہ تمہارا کفر اور انکار ہے کہ تم اپنے اصل باپ دادوں کے سوا دوسروں کی طرف اپنی نسبت کرو۔ ہاں اور سن لو کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میری تعریف حد سے بڑھا کر نہ کرنا جس طرح عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کی حد سے بڑھا کر تعریف کی گئیں (ان کو اللہ کا بیٹا بنا دیا گیا) بلکہ (میرے لیے صرف یہ کہو کہ) میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے کسی نے یوں کہا ہے کہ واللہ اگر عمر کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں سے بیعت کروں گا دیکھو تم میں سے کسی کو یہ دھوکا نہ ہو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو اچانک ہو گئی تھی اور پھر وہ چل گئی۔ بات یہ ہے کہ بیشک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ناگاہ ہوئی اور اللہ نے ناگاہی بیعت میں جو برائی ہوئی ہے اس سے تم کو بچائے رکھا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے محفوظ رکھا اور تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جو ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا متقی، خدا ترس ہو۔ تم میں کون ہے جس سے ملنے کے لیے اونٹ چلائے جاتے ہوں۔ دیکھو خیال رکھو کوئی شخص کسی سے بغیر مسلمانوں کے صلاح مشورہ اور اتفاق اور غلبہ آراء کے بغیر بیعت نہ کرے جو کوئی ایسا کرے گا اس کا نتیجہ یہی ہو گا کہ بیعت کرنے والا اور بیعت لینے والا دونوں اپنی جان گنوا دیں گے اور سن لو بلاشبہ جس وقت حضور اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سے سب سے بہتر تھے البتہ انصار نے ہماری مخالفت کی تھی اور وہ سب لوگ سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے تھے۔ اسی طرح علی اور زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں نے بھی ہماری مخالفت کی تھی اور باقی ماجرین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تھے۔ اس وقت میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوبکر! ہمیں اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس لے چلے۔ چنانچہ ہم ان سے ملاقات کے ارادہ سے چل

كَانَ الْحَبْلُ أَوْ الْإِغْتِرَافُ ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَنْ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كَفَرَكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ أَوْ إِنْ كَفَرُوا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ أَلَا تُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُطْرُونِي كَمَا أُطْرِيَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَاتِلًا مِنْكُمْ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَوْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فَلَانًا فَلَا يَغْتَرُّ امْرُؤٌ أَنْ يَقُولَ: إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلَنَتَّةً، وَتَمَّتْ أَلَا وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ، وَلَكِنَّ اللَّهَ وَقَى شَرَّهَا وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ تَقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَلَا يَبَايِعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغَرُّهُ أَنْ يَقْتُلَا وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ خَيْرِنَا حِينَ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ الْأَنْصَارَ خَالَفُونَا وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَاَنْطَلَقْنَا نُرِيدُهُمْ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ لَقِينَا رَجُلَانِ مِنْهُمْ صَالِحَانِ قَدْ ذَكَرَا مَا تَمَالَى عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَا: أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقُلْنَا: نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَا: لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْرُبُوهُمْ أَقْصُوا أَمْرَكُمْ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ فَاَنْطَلَقْنَا

پڑے۔ جب ہم ان کے قریب پہنچے تو ہماری انہیں میں کے دو نیک لوگوں سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ انصاری آدمیوں نے یہ بات ٹھہرائی ہے کہ (سعد بن عبادہ کو خلیفہ بنائیں) اور انہوں نے پوچھا۔ حضرات مہاجرین آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں۔ ہم نے کہا کہ ہم اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگ ہرگز وہاں نہ جائیں بلکہ خود جو کرنا ہے کر ڈالو لیکن میں نے کہا کہ بخدا ہم ضرور جائیں گے۔ چنانچہ ہم آگے بڑھے اور انصار کے پاس سقیفہ بنی ساعدہ میں پہنچے مجلس میں ایک صاحب (سردار خزر ج) چادر اپنے سارے جسم پر لپیٹے درمیان میں بیٹھے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو لوگوں نے بتایا کہ سعد بن عبادہ بیٹھتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ بخار آرہا ہے۔ پھر ہمارے تھوڑی دیر تک بیٹھنے کے بعد ان کے خطیب نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کی۔ پھر کہا اب بعد! ہم اللہ کے دین کے مددگار (انصار) اور اسلام کے لشکر ہیں اور تم اے گروہ مہاجرین! کم تعداد میں ہو۔ تمہاری یہ تھوڑی سی تعداد اپنی قوم قریش سے نکل کر ہم لوگوں میں آرہے ہو۔ تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ ہماری بیخ کنی کرو اور ہم کو خلافت سے محروم کر کے آپ خلیفہ بن بیٹھو یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ جب وہ خطبہ پورا کر چکے تو میں نے بولنا چاہا۔ میں نے ایک عمدہ تقریر اپنے ذہن میں ترتیب دے رکھی تھی۔ میری بڑی خواہش تھی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بات کرنے سے پہلے ہی میں اس کو شروع کر دوں اور انصار کی تقریر سے جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو غصہ پیدا ہوا ہے اس کو دور کر دوں جب میں نے بات کرنی چاہی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ذرا ٹھہرو میں نے ان کو ناراض کرنا برا جانا۔ آخر انہوں ہی نے تقریر شروع کی اور خدا کی قسم وہ مجھ سے زیادہ عقلمند اور مجھ سے زیادہ سنجیدہ اور متین تھے۔ میں نے جو تقریر اپنے دل میں سوچ لی تھی اس میں سے انہوں نے کوئی بات نہیں چھوڑی۔ فی البدیہہ وہی کہی بلکہ اس سے بھی بہتر پھر وہ خاموش ہو گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ

حَتَّى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَإِذَا رَجُلٌ مُزْمَلٌ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقُلْتُ: مَا لَهُ؟ قَالُوا: يُوعَكُ، فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا نَشَهُدُ خَطِيبَهُمْ فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَتَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ وَكُتَيْبَةُ الْإِسْلَامِ، وَأَنْتُمْ مَعْشَرُ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ، فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَرُوا لَنَا مِنْ أَصْلَانَا، وَأَنْ يَخْضَعُوا لَنَا مِنَ الْأَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ زَوْرَتُ مَقَالَةَ أَغْضَبَنِي أُرِيدُ أَنْ أَقْدِمَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ، وَكُنْتُ أَذَارِي مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَلَى رَسُولِكَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَغْضِبُهُ، فَتَكَلَّمْتُ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْفَرُ، وَاللَّهُ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَغْضَبَنِي فِي تَزْوِيرِي إِلَّا قَالَ فِي بَدْيِهِتِهِ مِثْلَهَا، أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتَّى سَكَتَ فَقَالَ: مَا ذَكَّرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ وَلَنْ يُعْرِفَ هَذَا الْأَمْرُ إِلَّا لِهَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ الْقَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايَعُوا إِلَيْهِمَا شَيْئًا، فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيدَ أَبِي غُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا، فَلَمْ أَكْرَهُ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا: كَانَ وَاللَّهُ أَنْ أَقْدَمَ فَتَضَرَّبَ غُنْفِي لَا يُقَرِّبَنِي ذَلِكَ مِنْ إِيَّامٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو

بَكَرَ اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسَوَّلَ إِلَيَّ نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ الْآنَ فَقَالَ قَائِلٌ: الْأَنْصَارُ أَنَا جَذَبْتُهَا الْمُحَكِّكَ وَعَذَّبْتُهَا الْمُرْجَبُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ حَتَّى فُرِقَتْ مِنَ الْإِخْتِلَافِ فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَهُ، فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعْتُهُ الْأَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقُلْتُ: قَتَلَ اللَّهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، قَالَ عُمَرُ: وَإِنَّا وَاللَّهِ مَا وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرِ أَقْوَى مِنْ مَبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ خَشِينَا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةً أَنْ يُبَايَعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا، فِيمَا بَايَعَاهُمْ عَلَى مَالٍ نَرُضَى وَإِنَّمَا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ فُسَادٌ فَمِنْ بَايَعِ رَجُلًا عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِيرَةً أَنْ يُقْتَلَ.

[راجع: ۲۴۶۲]

کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ انصاری بھائیو تم نے جو اپنی فضیلت اور بزرگی بیان کی ہے وہ سب درست ہے اور تم بے شک اس کے سزاوار ہو مگر خلافت قریش کے سوا اور کسی خاندان والوں کے لیے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قریش ازروئے نسب اور ازروئے خاندان تمام عرب کی قوموں میں بڑھ چڑھ کر ہیں اب تم لوگ ایسا کرو کہ ان دو آدمیوں میں سے کسی سے بیعت کر لو۔ ابوبکر نے میرا اور ابو عبیدہ بن جراح کا ہاتھ تھاموا ہمارے بیچ میں بیٹھے ہوئے تھے، ان کی ساری گفتگو میں صرف یہی ایک بات مجھ سے میرے سوا ہوئی۔ واللہ میں آگے کر دیا جاتا اور بے گناہ میری گردن مار دی جاتی تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ مجھے ایک ایسی قوم کا امیر بنایا جاتا جس میں ابوبکر بیٹھ خود موجود ہوں۔ میرا اب تک یہی خیال ہے یہ اور بات ہے کہ وقت پر نفس مجھ کو بہکا دے اور میں کوئی دوسرا خیال کروں جو اب نہیں کرتا۔ پھر انصار میں سے ایک کہنے والا حباب بن منذریوں کہنے لگا سنو سنو میں ایک لکڑی ہوں کہ جس سے اونٹ اپنا بدن رگڑ کر کھلی کی تکلیف رفع کرتے ہیں اور میں وہ باڑھ ہوں جو درختوں کے ارد گرد حفاظت کے لیے لگائی جاتی ہے۔ میں ایک عمدہ تدبیر پتا ہوں ایسا کرو دو غلیفہ رہیں (دونوں مل کر کام کریں) ایک ہماری قوم کا اور ایک قریش والوں کا۔ مہاجرین قوم کا اب خوب شور و غل ہونے لگا کوئی کچھ کتا کوئی کچھ کتا۔ میں ڈر گیا کہ کہیں مسلمانوں میں پھوٹ نہ پڑ جائے آخر میں کہہ اٹھا ابوبکر! اپنا ہاتھ بڑھاؤ، انہوں نے ہاتھ بڑھایا میں نے ان سے بیعت کی اور مہاجرین جتنے وہاں موجود تھے انہوں نے بھی بیعت کر لی پھر انصاریوں نے بھی بیعت کر لی (چلو جھگڑا تمام ہوا جو منظور الہی تھا وہی ظاہر ہوا) اس کے بعد ہم حضرت سعد بن عبادہ کی طرف بڑھے (انہوں نے بیعت نہیں کی) ایک شخص انصار میں سے کہنے لگا بھائیو! بچارے سعد بن عبادہ کا تم نے خون کر ڈالا۔ میں نے کہا اللہ اس کا خون کرے گا۔ حضرت عمر بیٹھنے نے اس خطبے میں یہ بھی فرمایا اس وقت ہم کو حضرت ابوبکر بیٹھنے کی خلافت سے زیادہ کوئی چیز ضروری معلوم

نہیں ہوتی کیونکہ ہم کو ڈر پیدا ہوا کہیں ایسا نہ ہو ہم لوگوں سے جدا رہیں اور ابھی انہوں نے کسی سے بیعت نہ کی ہو وہ کسی اور شخص سے بیعت کر بیٹھیں تب دو صورتوں سے خالی نہیں ہوتا یا تو ہم بھی جبراً و قہراً اسی سے بیعت کر لیتے یا لوگوں کی مخالفت کرتے تو آپس میں فساد پیدا ہوتا (پھوٹ پڑ جاتی) دیکھو پھر یہی کتا ہوں جو شخص کسی شخص سے بن سوچے سمجھے، بن صلاح و مشورہ بیعت کر لے تو دوسرے لوگ بیعت کرنے والے کی پیروی نہ کرے، نہ اس کی جس سے بیعت کی گئی ہے کیونکہ وہ دونوں اپنی جان گنوائیں گے۔

تفسیر اس طویل حدیث میں بہت سی باتیں قابل غور ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال پر دوسرے سے بیعت کا ذکر کرنے والا شخص کون تھا؟ اس کے بارے میں بلاذری کے انساب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گزر جانے پر ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کریں گے۔ یہی صحیح ہے۔ مولانا وحید الزماں مرحوم کی تحقیق یہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں آکر جو خطبہ دیا اس میں آپ نے اپنی وفات کا بھی ذکر فرمایا یہ ان کی کرامت تھی ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ اب موت نزدیک آچکی ہے۔ اس خطبہ کے بعد ہی ابھی ذی الحجہ کا مہینہ ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ ابولولو جو سی نے آپ کو شہید کر ڈالا۔ بعض روایتوں میں یوں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ایک خواب دیکھا ہے میں سمجھتا ہوں کہ میری موت آچکی ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک مرغ ان کو چونچیں مار رہا ہے۔ منیٰ میں اس کہنے والے کے جواب میں آپ نے تفصیل سے اپنے خطبہ میں اظہار خیال فرمایا اور کہا کہ دیکھو بغیر صلاح مشورہ کے کوئی شخص امام نہ بن بیٹھے، ورنہ ان کی جان کو خطرہ ہو گا۔ اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ خلافت اور بیعت ہمیشہ سوچ سمجھ کر مسلمانوں کے صلاح و مشورے سے ہونی چاہیے اور اگر کوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نظیر دے کر ان کی بیعت دفعۃً ہوئی تھی باوجود اس کے اس سے کوئی برائی پیدا نہیں ہوئی تو اس کی بے وقوفی ہے۔ کیونکہ یہ ایک اتفاقی بات تھی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل ترین امت اور خلافت کے اہل تھے۔ اتفاق سے ان ہی سے بیعت بھی ہو گئی ہر وقت ایسا نہیں ہو سکتا سبحان اللہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد حق بجانب ہے بغیر صلاح و مشورہ کے امام بن جانے والوں کا انجام اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔ ان حالات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بارے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں جن خیالات کا اظہار فرمایا ان کا مطلب یہ تھا کہ میں مرتے دم تک اسی خیال پر قائم ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر میں مقدم نہیں ہو سکتا اور جن لوگوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں میں ان کا سردار نہیں بن سکتا۔ اب تک تو میں اسی اعتقاد پر مضبوط ہوں لیکن آئندہ اگر شیطان یا نفس مجھ کو بہکا دے اور کوئی دوسرا خیال میرے دل میں ڈال دے تو یہ اور بات ہے۔ آفریں صد آفریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عجز اور انکسار اور حقیقت فہمی پر کہ انہوں نے ہر بات میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے سے بلند و بالا سمجھا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ انصاری خطیب نے جو کچھ کہا اس کا مطلب اپنے تئیں اس کے ان خیالات کا اظہار کرنا تھا کہ میں بڑا صاب الرائے اور عقلمند اور مرجع قوم ہوں لوگ ہر جھگڑے اور قضیے میں میری طرف رجوع ہوتے ہیں اور میں ایسی عمدہ رائے دیتا ہوں کہ جو کسی کو نہیں سوچتی گویا تنازع اور جھگڑے کی کھلی میرے پاس آکر اور مجھ سے رائے لے کر رفع کرتے ہیں اور تباہی اور بربادی کے ڈر میں میری پناہ لیتے ہیں میں ان کی باڑھ ہو جاتا ہوں حوادث اور بلاؤں کی آندھیوں سے ان کو بچاتا ہوں، اپنی اتنی تعریف کے بعد

اس نے دو خلیفہ مقرر کرنے کی تجویز پیش کی جو سراسر غلط تھی اور اسلام کے لیے سخت نقصان دہ اسے تائید الہی سمجھنا چاہیے کہ فوراً ہی سب حاضرین انصار اور مہاجرین نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر اتفاق رائے کر کے مسلمانوں کو منتشر ہونے سے بچا لیا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بیعت نہ کی اور خفا ہو کر ملک شام کو چلے گئے وہاں اچانک ان کا انتقال ہو گیا۔ انتخاب خلیفہ کے مسئلہ کو تجویز و تکفین پر بھی مقدم رکھا، اسی وقت طے عموماً یہ رواج ہو گیا کہ جب کوئی خلیفہ یا بادشاہ مرجاتا ہے تو پہلے اس کا جانشین منتخب کر کے بعد میں اس کی تجویز و تکفین کا کام کیا جاتا ہے۔ حدیث میں ضمنی طور پر جعلی زانیہ کے رجم کا بھی ذکر ہے۔ باب سے یہی مطابقت ہے۔

۱۸- باب الْبُكَرَانِ يُجْلِدَانِ وَيُنْفَيَانِ باب اس بیان میں کہ غیر شادی شدہ مرد و عورت کو کوڑے مارے جائیں

اور دونوں کا دیس نکالا کر دیا جائے جیسا کہ سورہ نور میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد پس تم ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ کے معاملہ میں ذرا شفقت نہ آنے پائے“ اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور چاہیے کہ دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر رہے۔ یاد رکھو زنا کار مرد نکاح بھی کسی سے نہیں کرتا سوائے زنا کار عورت یا مشرک عورت کے اور زنا کار عورت کے ساتھ بھی کوئی نکاح نہیں کرتا سوائے زانی یا مشرک مرد کے اور اہل ایمان پر یہ حرام کر دیا گیا ہے۔ اور سفیان بن عیینہ نے آیت ولا تاخذکم بهما رافۃ فی دین اللہ کی تفسیر میں کہا کہ ان کو حد لگانے میں رحم مت کرو۔

﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيَشْهَدَنَّ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرْمٌ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾ [النور : ۲-۳].

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ : رَأْفَةٌ : إِقَامَةُ الْحُدُودِ.

(۶۸۳۱) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد العزیز بن سلمہ نے بیان کیا، کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے اور ان سے زید بن خالد الجہنی نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ ان لوگوں کے بارے میں حکم دے رہے تھے جو غیر شادی شدہ ہوں اور زنا کیا ہو کہ سو کوڑے مارے جائیں اور سال بھر کے لیے جلا وطن کر دیا جائے۔

۶۸۳۱- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُخْصَنَ : جَلْدًا مِائَةً وَتَغْرِيبَ عَامٍ. [راجع: ۲۳۱۴]

(۶۸۳۲) ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زہیر نے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جلا وطن کیا تھا پھر یہی طریقہ قائم ہو گیا۔

۶۸۳۲- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي غُرُورَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَّبَ، ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السَّنَةُ.

تَشْرِیح

ان احادیث سے حنفیہ کا مذہب رد ہوتا ہے جو ان کے لیے جلا وطنی کی سزائیں مانتے اور کہتے ہیں کہ قرآن میں صرف سو کوڑے مذکور ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جن سے تم کو قرآن مجید پہنچا ان ہی نے زانی کو جلا وطن کیا اور حدیث بھی قرآن کی طرح واجب العمل ہے۔

(۶۸۳۳) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے زنا کیا تھا اور وہ غیر شادی شدہ تھا حد قائم کرنے کے ساتھ ایک سال تک شہر باہر کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

۶۸۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُخْصَنْ بَنَفْسِي عَامٍ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ. [راجع: ۲۳۱۵]

باب بدکاروں اور منخنثوں کا شہر بدر کرنا

(۶۸۳۴) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام دستوائی نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو منخنث بنتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مرد بنیں اور آپ نے فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو اور آنحضرت ﷺ نے فلاں کو گھر سے نکالا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو نکالا تھا۔

۱۹- باب نفی اهل المعاصي والمُخَنَّثِينَ

۶۸۳۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ: أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرِجُوا فُلَانًا وَأَخْرِجُوا عُمَرُ فُلَانًا.

اچھے نامی منخنث کو آنحضرت ﷺ نے گھر سے نکالا تھا۔ نفی کے ذیل حقیقی منخنث نہیں آتے بلکہ بناوٹی منخنث آتے ہیں یا وہ منخنث جو فاحشانہ الفاظ یا حرکات کا ارتکاب کریں فافہم ولا تکن من القاصرين

باب جو شخص حاکم اسلام کے پاس نہ ہو (کہیں اور ہو) لیکن اس کو حد لگانے کے لیے حکم دیا جائے

۲۰- باب مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ

(۶۸۳۵-۳۶) ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی ذؤب نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ آنحضرت ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ اس پر دوسرے نے کھڑے ہو کر کہا کہ انہوں نے صحیح کہا

۶۸۳۵، ۶۸۳۶- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْضَلُ بَيْنَنَا بَكْتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصَمُهُ فَقَالَ

یا رسول اللہ! ان کا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں، میرا لڑکا ان کے یہاں مزدور تھا اور پھر اس نے ان کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے کو رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے سو بکریوں اور ایک کنیز کا فدیہ دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو ان کا خیال ہے کہ میرے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی لازمی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا۔ بکریاں اور کنیز تمہیں واپس ملیں گی اور تمہارے لڑکے کو سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی کی سزا ملے گی اور انیس! صبح اس عورت کے پاس جاؤ (اور اگر وہ اقرار کرے تو) اسے رجم کر دو۔ چنانچہ انہوں نے اسے رجم کیا۔

(وہ عورت کہیں اور جگہ تھی آپ نے اسے رجم کرنے کے لیے انیس کو بھیجا اسی سے باب کا مطلب نکلا۔ قطلانی نے کہا کہ آپ نے جو انیس کو فریق ثانی کی جو رو کے پاس بھیجا وہ زنا کی حد مارنے کے لیے نہیں بھیجا کیونکہ زنا کی حد لگانے کے لیے تجسس کرنا یا ڈھونڈنا بھی درست نہیں ہے اگر کوئی خود آکر بھی زنا کا اقرار کرے اس کے لیے بھی تفتیش کرنا مستحب ہے یعنی یوں کہنا کہ شاید تو نے بوسہ دیا ہو گایا مساس کیا ہو گا بلکہ آپ نے انیس کو صرف اس لیے بھیجا کہ اس عورت کو خبر کر دیں کہ فلاں شخص نے تجھ پر زنا کی تحست لگائی ہے اب وہ حد قذف کا مطالبہ کرتی ہے یا معاف کرتی ہے۔ جب انیس اس کے پاس پہنچے تو اس عورت نے صاف طور پر زنا کا اقرار کیا۔ اس اقرار پر انیس جہنم نے اس کو حد لگائی اور رجم کیا۔

باب اس بارے میں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان

”اور تم میں سے جو کوئی طاقت نہ رکھتا ہو کہ آزاد مسلمان عورتوں میں سے نکاح کر سکے تو وہ تمہاری آپس کی مسلمان نوجوانوں میں سے تمہاری شرعی ملکیت میں ہوں نکاح کرے اور اللہ تمہارے برابر ہے

صَدَقَ أَقْضَى لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِكِتَابِ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَزَنِي بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرِّجْمَ فَأَقْدَبْتُ بِمَانَةِ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةً ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَرَعَمُوا أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مَانَةٍ وَتَغْرِبُ عَامٍ فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرَدُّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مَانَةٍ وَتَغْرِبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ فَأَعْذُ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَارْجُمْهَا)) فَقَدْ أُنَيْسُ فَرَجَمَهَا. [راجع: ۲۳۱۴، ۲۳۱۵]

۲۱- باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

﴿وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فِتْيَانِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ

خوب واقف ہے۔ تم سب آپس میں ایک ہو سو ان لونڈیوں کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کر لیا کرو اور ان کے مرا نہیں دے دیا کرو دستور کے موافق اس طرح کہ وہ قید نکاح میں لائی جائیں نہ کہ مستی نکالنے والیاں ہوں اور نہ چوری چھپے آشنائی کرنے والیاں ہوں پھر جب وہ لونڈی قید میں آجائیں اور پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو ان کے لیے اس سزا کا نصف ہے جو آزاد عورتوں کے لیے ہے۔ یہ اجازت اس کے لیے ہے جو تم میں سے بدکاری کا ڈر رکھتا ہو اور اگر تم صبر سے کام لو تو تمہارے حق میں کہیں بہتر ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔“

تشریح جرم کی صورت میں سو کوڑوں کے بدلہ پچاس کوڑے پڑیں گے رجم نہ ہوں گی۔ حافظ نے کہا علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ لونڈی کا اجماع کیا ہے۔ بعضوں نے کہا نکاح کرنا بعضوں نے کہا آزاد ہونا پہلے قول پر اگر نکاح سے پہلے لونڈی زنا کرے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی۔ ابن عباس اور ایک جماعت تابعین کا یہی قول ہے اور اکثر علماء کے نزدیک نکاح سے پہلے بھی اگر لونڈی زنا کرے تو اس پر پچاس کوڑے پڑیں گے اور آیت میں حصان کی قید لگانی اس سے یہ غرض ہے کہ لونڈی کو محضہ ہو پھر وہ رجم نہیں ہو سکتی کیونکہ رجم میں نصف سزا ممکن نہیں بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے۔ غیر مصافحات زوانی ولا متخذات محصلات پہلے کا معنی حرام کرانے والیاں اور دوسرے کا معنی آشنائیاں والیاں۔

باب جب کوئی کنیز زنا کرے

۲۲- باب إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ

(۶۸۳۷-۶۸۳۸) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور انہیں ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس کنیز کے متعلق پوچھا گیا جو غیر شادی شدہ ہو اور زنا کر لیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو۔ اگر پھر زنا کرے تو پھر کوڑے مارو۔ اگر پھر زنا کرے تو پھر کوڑے مارو اور اسے بیچ ڈالو خواہ ایک رسی ہی قیمت میں ملے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے یقین نہیں کہ تیسری مرتبہ (کوڑے لگانے کے حکم) کے بعد یہ فرمایا جو تھی مرتبہ کے بعد۔

۶۸۳۷، ۶۸۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتِ وَلَمْ تُحْصَنَ قَالَ: ((إِذَا زَنَتِ فَاجْلِدُوهَا ثَمَّ إِنْ زَنَتِ فَاجْلِدُوهَا ثَمَّ إِنْ زَنَتِ فَاجْلِدُوهَا ثَمَّ يَبْعُوهَا وَلَوْ بِصَفِيرٍ)). قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَذْرِي بَعْدَ الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ. [راجع: ۲۱۵۲، ۲۱۵۴]

باب لونڈی کو شرعی سزا دینے کے بعد پھر ملامت نہ کرے

نہ لونڈی جلا وطن کی جائے

۲۳- باب لَا يُثَرَّبَ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا

زَنَتِ وَلَا تُنْفَى

(۶۸۳۹) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے سعید مقبری نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کنیز زنا کرے اور اس کا زنا کھل جائے تو اسے کوڑے مارنے چاہئیں لیکن لعنت ملامت نہ کرنی چاہیے پھر اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو پھر چاہیے کہ کوڑے مارے لیکن ملامت نہ کرے پھر اگر تیسری مرتبہ زنا کرے تو بیچ دے خواہ بالوں کی ایک رسی ہی قیمت پر ہو۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل بن امیہ نے سعید سے کی، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

باب ذمیوں کے احکام اور اگر شادی کے بعد انہوں نے زنا کیا اور امام کے سامنے پیش ہوئے تو اس کے احکام کا بیان

(۶۸۴۰) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبانی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے رجم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ نبی کریم ﷺ نے رجم کیا تھا۔ میں نے پوچھا سورہ نور سے پہلے یا اس کے بعد۔ انہوں نے بتلایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ اس روایت کی متابعت علی بن مسر، خالد بن عبد اللہ الحاربی اور عبیدہ بن حمید نے شیبانی سے کی ہے اور بعض نے (سورہ نور کے بجائے) سورہ المائدہ کا ذکر کیا ہے لیکن پہلی روایت صحیح ہے۔

بظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی عادت کے مطابق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جسے امام احمد اور طبرانی وغیرہ نے ذکر کیا ہے اس میں یوں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک یہودی اور ایک یہودن کو رجم کیا۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کے کلام سے یہ نکلتا ہے کہ عالم کو جب کوئی بات اچھی طرح معلوم نہ ہو تو یوں کہے میں نہیں جانتا اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے اور جو کوئی اسے عیب سمجھ کر سائل کی ہر بات کا جواب دیا کرے وہ احمق ہے عالم نہیں ہے۔ (وحیدی)

(۶۸۴۱) ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے

۶۸۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا زَنَتِ الْأُمَةُ فَتَيْنَ زَنَاهَا فَلْيَجْلِدْنَاهَا وَلَا يُرَبِّ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ فَلْيَجْلِدْنَاهَا وَلَا يُرَبِّ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَغْفِرْهَا وَلَوْ بِحَبْلِ مِنْ شَعْرٍ)). تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۲۴- بَابُ أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ

وَإِخْصَانِهِمْ إِذَا زَنَوْا وَرَفَعُوا إِلَى الْإِمَامِ

۶۸۴۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ: رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: أَقْبَلَ النُّورَ أَمْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: لَا أَذْرِي. تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْمَحَارِبِيُّ وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ. وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَائِدَةُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ. [راجع: ۸۶۱۳]

بَابُ

۶۸۴۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کاری کی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تورات میں رجم کے متعلق کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم انہیں رسوا کرتے ہیں اور کوڑے لگاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ تم جھوٹے ہو اس میں رجم کا حکم موجود ہے چنانچہ وہ تورات لائے اور کھولا۔ لیکن ان میں کے ایک شخص نے اپنا ہاتھ آیت رجم پر رکھ دیا اور اس سے پہلے اور بعد کا حصہ پڑھ دیا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے رجم کی آیت موجود تھی۔ پھر انہوں نے کہا اے محمد! آپ نے سچ فرمایا اس میں رجم کی آیت موجود ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا اور دونوں رجم کئے گئے۔ میں نے دیکھا کہ مرد عورت کو پتھروں سے بچانے کی کوشش میں اس پر جھکا رہا تھا۔

یہود کا اس طرح تحریف کرنا عام معمول بن گیا تھا۔ صد افسوس کہ امت مسلمہ میں بھی یہ برائی پیدا ہو گئی ہے، الا ماشاء اللہ۔

باب اگر حاکم کے سامنے کوئی شخص اپنی عورت کو یا کسی دوسرے کی عورت کو زنا کی تہمت لگائے تو کیا حاکم کو یہ لازم ہے کہ کسی شخص کو عورت کے پاس بھیج کر اس تہمت کا حال دریافت کرائے

عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنِيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟)) فَقَالُوا: نَفْضُحُهُمْ وَتَجْلِدُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتُوا بِالتَّوْرَةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ قَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَا فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُخْفِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَفِيهَا الْحِجَارَةَ. [راجع: ۱۳۲۹]

۲۵- باب إِذَا رَمَى امْرَأَتَهُ أَوْ امْرَأَةً غَيْرَهُ بِالزُّنَا عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ؟

باب کی حدیث میں دوسرے کی عورت کو زنا کی تہمت لگانے کا ذکر ہے لیکن اپنی عورت کو تہمت لگانا اسی سے نکلا کہ اس وقت عورت کا خاوند بھی حاضر تھا اس نے اس واقعہ کا انکار نہیں کیا گویا اس نے بھی اپنی عورت کو تہمت لگائی۔

(۳۳-۶۸۳۲) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور انہیں ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ دو آدمی اپنا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے اور ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے اور دوسرے نے جو زیادہ سمجھدار تھے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ! ہمارا فیصلہ

۶۸۴۲، ۶۸۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اقْضِ بَيْنَنَا

کتب اللہ کے مطابق کر دیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کو۔ انہوں نے کہا کہ میرا بیٹا ان صاحب
کے یہاں مزدور تھا۔ مالک نے بیان کیا کہ حسیف مزدور کو کہتے ہیں اور
اس نے ان کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا۔ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ
میرے بیٹے کی سزا رجم ہے۔ چنانچہ میں نے اس کے فدیہ میں سو
بکریاں اور ایک لونڈی دے دی پھر جب میں نے علم والوں سے پوچھا
تو انہوں نے بتایا کہ میرے لڑکے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کے
لیے ملک بدر کرنا ہے۔ رجم تو صرف اس عورت کو کیا جائے گا اس لیے
کہ وہ شادی شدہ ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم
جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمہارا فیصلہ کتب اللہ کے مطابق
کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور تمہاری لونڈی تمہیں واپس ہیں پھر ان
کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کیا اور
انہیں اسلمی بیٹھ کو حکم فرمایا اس مذکورہ عورت کے پاس جائیں اگر وہ
اقرار کر لے تو اسے رجم کر دیں چنانچہ اس نے اقرار کیا اور وہ رجم کر
دی گئی۔

بِكَتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا:
أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ
وَأَنْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ: ((تَكَلَّمْ)) قَالَ:
إِنْ إِنْهُ كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، قَالَ مَالِكٌ
وَالْعَسِيفُ: الْأَجِيرُ فَرَزَنِي بِأَمْرِهِ فَأَخْبَرُونِي
أَنْ عَلَى إِنْهُ الرُّجْمُ، فَأَقْدَنْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ
شَاةٍ وَبِجَارِيَةِ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ
الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى إِنْهُ جُلْدٌ
مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرُّجْمُ عَلَى
أَمْرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَّا وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا
غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرُدَّ عَلَيْكَ)) وَجُلِدَ إِنْهُ
مِائَةً وَغَرِبَ عَامًا وَأَمَرَ أَنْ يُسَلَّمَ الْأَسْلَمِيُّ أَنْ
يَأْتِيَ أَمْرًا الْآخَرَ فَإِنْ اغْتَرَفَتْ فَارْجُمَهَا
فَاغْتَرَفَتْ فَارْجُمَهَا. [راجع: ۲۳۱۴، ۲۳۱۵]

آنحضرت ﷺ نے انہیں کو بھیج کر اس عورت کا حال معلوم کرایا۔ یہی باب سے مطابقت ہے۔

باب حاکم کی اجازت کے بغیر اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں یا
کسی اور کو تنبیہ کرے

اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ اگر کوئی نماز
پڑھ رہا ہو اور دوسرا اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روکنا چاہیے
اور اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے وہ شیطان ہے اور ابوسعید خدری
رضی اللہ عنہ ایسے ایک شخص سے لڑ چکے ہیں۔

۲۶- باب مَنْ أَدَبَ أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ

دُونِ إِذْنِ السُّلْطَانِ

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِذَا صَلَّى
فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ
أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ وَلَعَلَّهُ أَبُو سَعِيدٍ.

جو نماز میں ان کے آگے سے گزر رہا تھا۔ ابوسعید نے اس کو ایک مار لگائی پھر مروان کے پاس مقدمہ گیا۔ اس سے امام بخاری رحمہ اللہ
نے یہ نکالا کہ جب غیر شخص کو بے امام کی اجازت کے مارنا اور دھکیل دینا درست ہوا تو آدمی اپنے غلام یا لونڈی کو بطریق اولیٰ زنا کی حد
لگا سکتا ہے۔

(۶۸۳۴) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے امام
مالک نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن القاسم نے بیان کیا، ان سے

۶۸۴۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي
مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ

ان کے والد (قاسم بن محمد) نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا تمہاری وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سب لوگوں کو رکتا پڑا جبکہ یہاں پانی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ مجھ پر سخت ناراض ہوئے اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں مکا مارنے لگے مگر میں نے اپنے جسم میں کسی قسم کی حرکت اس لیے نہیں ہونے دی کہ آنحضرت ﷺ آرام فرما رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل کی۔

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاضِعَ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي فَقَالَ: حَبَسَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَعَاتَبَنِي وَجَعَلَ يَطْفَعُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَوُّكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التِّيمُمِ. [راجع: ۳۳۴]

اس سے گمراہوں کو کسی غلطی پر تنبیہ کرنا ثابت ہوا۔

(۶۸۴۵) ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا، انہیں عمرو نے خبر دی، ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور زور سے میرے ایک سخت گھونسا لگایا اور کہا تو نے ایک ہار کے لیے سب لوگوں کو روک دیا۔ میں اس سے مرنے کے قریب ہو گئی اس قدر مجھ کو درد ہوا۔ لیکن کیا کر سکتی تھی کیونکہ آنحضرت ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ لکڑ اور وکڑ کے ایک ہی معنی ہیں۔

۶۸۴۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكَزَةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: حَبَسَتْ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ لِي فِي الْمَوْتِ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَوْجَعَنِي نَخْوَةً. لَكَزَ وَوَكَزَ: وَاحِدٌ.

[راجع: ۳۳۴]

باب اور حدیث میں مطابقت یوں ہے کہ اس قدر مار سے بھی تقریر جائز ہے۔

باب اس مرد کے بارے میں جس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا اور اسے قتل کر دیا۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

۲۷ - بَاب مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ

شیخ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو گول مول رکھا ہے کوئی حکم بیان نہیں فرمایا۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ جمہور علماء نے کہا کہ اس پر قصاص لازم ہو گا اور امام احمد اور اسحاق نے کہا کہ اگر گواہ قائم کرے کہ اس کی جو رو فعل شنیعہ کرا رہی تھی تب تو اس پر سے قصاص ساقط ہو گا اور شافعی نے کہا کہ عند اللہ وہ قتل کرنے سے گنہگار نہ ہو گا اگر زنا کرنے والا حصن ہو لیکن ظاہر شرع میں اس پر قصاص ہو گا۔ میں (وحید الزماں) کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں حضرت امام احمد اور اسحاق کا قول مناسب ہے کہ اگر وہ گواہوں سے یہ ثابت کر دے کہ یہ مرد اس کی عورت سے بدکاری کر رہا تھا یا ایسی حالت میں مارے کہ دونوں اس فعل میں مصروف ہوں تب تو قصاص ساقط ہونا چاہیے اور اشتعال طبع میں قاتل سے قصاص نہ لیا جانا قانون ہے۔ اس کا بھی فضاء یہی ہے لیکن خفیہ اور جمہور علماء قصاص واجب جانتے ہیں۔ (وحیدی)

(۶۸۴۶) ہم سے موسیٰ نے بیان کیا، ان سے ابو عوانہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الملک نے بیان کیا، ان سے مغیرہ کے کاتب و راد نے، ان سے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو سیدھی تلوار کی دھار سے اسے مار ڈالوں۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے۔ میں ان سے بھی بڑھ کر غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

۶۸۴۶- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ وَرَادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْتَفِحٍ، قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةٍ سَعْدٍ، لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهِ أَغْيَرُ مِنِّي)).

[طبرہ فی : ۷۴۱۶]

تفسیر: بظاہر امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس غیرت میں اگر اگر وہ اس زانی کو قتل کر دے تو عند اللہ ماخوذ نہ ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سند میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا ہے، ان کی کنیت ابو ثابت ہے، انصاری ہیں سعدی خزرجی۔ بارہ نقیبوں میں سے جو بیعت عقبہ اولیٰ میں خدمت نبوی میں مدینہ سے اسلام قبول کرنے کے لیے حاضر ہوئے تھے۔ انصار میں ان کو درجہ سیادت حاصل تھا۔ عہد فاروقی پر اڑھائی برس گزرنے پر شام کے شہر حوزان میں جنت کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

باب اشارے کنائے کے طور پر کوئی بات کہنا

۲۸- باب مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيفِ

اس کو تعریف کہتے ہیں۔

(۶۸۴۷) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! میری بیوی نے کالا لڑکا جنا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آپ نے پوچھا ان کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا پھر یہ کہاں سے آگیا؟ انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا جس کی وجہ سے ایسا اونٹ پیدا ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر ایسا بھی ممکن ہے کہ تیرے بیٹے کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

۶۸۴۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((مَا أَلْوَانُهَا؟)) قَالَ: حُمْرٌ قَالَ: ((فِيهَا أَوْزُقٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَأَنَّى كَانَ ذَلِكَ؟)) قَالَ: أَرَاهُ عِرْقٌ نَزَعَهُ قَالَ: ((فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ عِرْقًا)).

[راجع : ۵۳۰۷]

تفسیر: حکیموں نے لکھا ہے کہ رنگ کے اختلاف سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ بچہ اس مرد کا نہیں ہے۔ اس لیے کہ بعض اوقات ماں باپ دونوں گورے ہوتے ہیں مگر لڑکا سانولا پیدا ہوتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ماں حمل کی حالت میں کسی

سانولے مرد کو یا کالی چیز کو دینا ہی رہتی ہے۔ اس کا رنگ بچہ کے رنگ پر اثر کرتا ہے البتہ اعضاء میں مناسبت مل پاپ سے ضرور ہوتی ہے مگر وہ بھی ایسی مخلوط کہ جس کو قیافہ کا علم نہ ہو وہ نہیں سمجھ سکتا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ تعریض کے طور پر قذف کہنے میں حد نہیں پڑتی۔ امام شافعی اور امام بخاری رحمہما علیہما کا یہی قول ہے ورنہ آنحضرت ﷺ اس کو حد لگاتے۔ مرد نے اپنی عورت کے متعلق جو کما کی تعریض کی مثال ہے۔ اس نے صاف یوں نہیں کہا کہ لڑکا حرام کا ہے مگر مطلب یہی ہے کہ وہ لڑکا میرے نطفے سے نہیں ہے کیونکہ میں گورا ہوں میرا لڑکا ہوتا تو میری طرح گورا ہی ہوتا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے جواب میں یہی حکمت کی بات بتائی اور اس مرد کی تشفی ہو گئی۔

باب تنبیہ اور تعزیر یعنی حد سے کم سزا کتنی ہونی چاہیے۔

(۶۸۴۸) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یزید بن ابی حنیب نے بیان کیا، ان سے بکیر بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے سلیمان بن یسار نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حدود اللہ میں کسی مقررہ حد کے سوا کسی اور سزا میں دس کوڑے سے زیادہ بطور تعزیر و سزا نہ مارے جائیں۔

(۶۸۴۹) ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے مسلم بن ابی مریم نے بیان کیا، کما جھ سے عبد الرحمن بن جابر نے ان صحابی سے بیان کیا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے سوا مجرم کو دس کوڑے سے زیادہ کی سزا نہ دی جائے۔

(۶۸۵۰) ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے ابن وہب نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ کو عمرو نے خبر دی، ان سے بکیر نے بیان کیا کہ میں سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبد الرحمن بن جابر آئے اور سلیمان بن یسار سے بیان کیا پھر سلیمان بن یسار ہماری طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے کہا کہ مجھ سے

۲۹- باب کَمِ التَّعْزِيرُ وَالْأَدَبُ؟

۶۸۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ)). [طرفه في: ۶۸۴۹، ۶۸۵۰].

۶۸۴۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سَمْعِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عُقُوبَةُ فَوْقَ عَشْرِ ضَرْبَاتٍ، إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ)). [راجع: ۶۸۴۸]

حدی سزاؤں کے علاوہ یہ اختیاری سزا ہے۔

۶۸۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ، فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، ثُمَّ

عبد الرحمن بن جابر نے بیان کیا ہے کہ ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور انہوں نے ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا کسی سزا میں دس کوڑے سے زیادہ کی سزا نہ دو۔

أَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ)).

[راجع: ٦٨٤٨]

ہمارے امام احمد بن حنبل اور جملہ ائمہ محدث کے نزدیک تقریر میں دس کوڑے سے زیادہ نہیں مارنا چاہیے اور حنفیہ نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کم سے کم جو حد ہے یعنی چالیس کوڑے غلام کے لیے اس سے ایک کم تک یعنی اتالیس کوڑے تک تقریر ہو سکتی ہے۔ ہماری دلیل وہ احادیث ہیں جو حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے یہاں ذکر فرمائی ہیں اور حنفیہ کو بھی اس مسئلہ میں اپنے امام کا قول ترک کرنا چاہیے اور صحیح حدیث پر عمل کرنا چاہیے ان کے امام نے ایسی ہی وصیت کی ہے۔ حضرت ابو بردہ انصاری رحمہ اللہ عقبہ ثانیہ کی بیعت میں ستر انصاریوں کے ساتھ شامل تھے۔ جنگ بدر اور بعد کی سب جنگوں میں شرکت کی، حضرت براء بن عازب رحمہ اللہ کے ناموں ہیں، بعد حضرت معاویہ لاول فوت ہوئے۔ نام ہانی بن یار ہے رضی اللہ عنہ وارضاه۔

(٦٨٥١) ہم سے یحییٰ بن کبیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عمیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رحمہ اللہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال (مسلل افطار کے بغیر کئی دن کے روزے رکھنے) سے منع فرمایا تو بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ خود تو وصال کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون مجھ جیسا ہے؟ میرا تو حال یہ ہے کہ مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے لیکن وصال کرنے سے صحابہ نہیں رکے تو آنحضرت ﷺ نے ان کے ساتھ ایک دن کے بعد دوسرے دن کا وصال کیا پھر اس کے بعد لوگوں نے چاند دیکھ لیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر (عید کا) چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور وصال کرتا۔ یہ آپ نے تنبیہ فرمایا تھا کیونکہ وہ وصال کرنے پر مصر تھے۔ اس روایت کی متابعت شعیب، یحییٰ بن سعید اور یونس نے زہری سے کی ہے اور عبد الرحمن بن خالد غمی نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رحمہ اللہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا۔

٦٨٥١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كُبَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ غَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوَصَالِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّكُمْ مِثْلِي إِنْ أَيْتَ يَطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ)) فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوُصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا، ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ: ((لَوْ تَأَخَّرَ لِرِذْوَانِكُمْ)) كَأَلْمُنْكَلٍ بِهِمْ حِينَ أَبَوْا تَابِعَهُ شُعَيْبٌ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَيُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ: عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٩٦٥]

تَشْرِیح

یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آپ نے ان کو سزا دینے کے طور پر ایک دن بھوکا رکھا پھر دوسرے دن بھوکا رکھا۔ اتفاق سے چاند ہو گیا ورنہ آپ اور روزے رکھے جاتے کہ دیکھیں کہاں تک یہ لوگ مبر کرتے ہیں۔ اس سے صحابہ پر حکم عدولی کا اہرام ثابت ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا حکم فرمانا بطور حکم کے نہ تھا ورنہ صحابہ اس کے خلاف ہرگز نہ کرتے بلکہ ان پر شفقت اور مہربانی کے طور پر تھا۔ جب انہوں نے یہ آسانی پسند نہ کی تو آپ نے فرمایا اچھا یوں ہی سہی اب دیکھیں کتنے دن تک تم وصال کر سکتے ہو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ امام یا حاکم قول یا فعل سے یا جس طرح چاہے مجرم کو تعزیر دے سکتا ہے۔ اس طرح مالی نقصان دے کر یعنی جرمانہ وغیرہ کر کے۔ ہمارے امام ابن قیم نے اپنی کتاب القضا میں اس کی بہت سی دلیلیں بیان کی ہیں کہ تعزیر ہلکا ہمارے شریعت میں درست ہے مگر بعض لوگوں نے اس کا انکار کیا ہے جو ان کی غلطی ہے۔ حضرت سعید بن مسیب قریشی مخزومی مدنی ہیں۔ خلافت فاروقی میں پیدا ہوئے فقہ و حدیث کے امام زہد اور عبادت میں پکائے روزگار ہیں۔ کھول نے کہا کہ میں بہت سے شہروں میں گھوما مگر سعید سے بڑا عالم میں نے نہیں پایا عمر بھر میں چالیس بار حج کیا۔ سنہ ۹۳ھ میں فوت ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ

(۶۸۵۲) مجھ سے عیاش بن الولید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے معمر نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے حضرت سالم نے، ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اس پر مار پڑتی کہ جب غلہ کے ڈھیریوں ہی خریدیں، بن ناپے اور تولے اور اس کو اسی جگہ دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالیں ہاں وہ غلہ اٹھا کر اپنے ٹھکانے لے جائیں پھر بیچیں تو کچھ سزا نہ ہوتی۔

۶۸۵۲- حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جَزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْزَوْهُ إِلَى رِجَالِهِمْ.

[راجع: ۲۱۲۳]

(۶۸۵۳) ہم سے عبدان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے خبر دی اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا ہاں جب اللہ کی قائم کی ہوئی حد کو توڑا جاتا تو آپ پھر بدلہ لیتے تھے۔

۶۸۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ حَتَّى يُنْتَهَكَ مِنْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ. [راجع: ۳۵۶۰]

یہ عروہ بن زبیر بن عوام ہیں قریشی اسدی سنہ ۲۲ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ مدینہ کے سات فقہاء میں شامل ہیں ابن شہاب نے کہا کہ عروہ علم کے ایسے دریا ہیں جو کم ہی نہیں ہوتا۔

باب اگر کسی شخص کی بے حیائی اور بے شرمی اور آلودگی پر گواہ نہ ہوں پھر قرائن سے یہ امر کھل جائے

۳۰- باب مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللُّطَخَ وَالتَّهْمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

یعنی وہ بات بہت مشہور ہو جائے پھر قاعدے کا ثبوت بھی ہو۔ مطلب امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ اسی حالت میں اس کو سزا دینا درست نہیں ہے کیونکہ یہ مسئلہ قانون اور شرع دونوں میں مسلم ہے کہ شبہ کا فائدہ مجرم کو ملتا ہے اور جب تک جرم

تَشْرِیح

کا باضابطہ ثبوت نہ ہو سزا نہیں دی جاسکتی۔

۶۸۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنِينَ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ، فَرَفَقَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ زَوْجُهَا: كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتَهَا. قَالَ: فَحَفِظْتُ ذَلِكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ، إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذًا وَكَذًا فَهُوَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذًا وَكَذًا كَانَ لَهُ وَحَرَّةٌ فَهُوَ، وَمَسَعَتْ الزُّهْرِيُّ يَقُولُ: جَاءَتْ بِهِ لِلدَّيِّ يُكَرُّهُ.

[راجع: ۴۲۳]

(۶۸۵۳) ہم سے علی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا اور ان سے سل بن سعد بڑھنے نے بیان کیا کہ میں نے دولعان کرنے والے میاں بیوی کو دیکھا تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی آنحضرت ﷺ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی تھی۔ شوہر نے کہا تھا کہ اگر اب بھی میں (اپنی بیوی کو) اپنے ساتھ رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے یہ روایت محفوظ رکھی ہے کہ ”اگر اس عورت کے ایسا بچہ پیدا ہوا تو شوہر سچا ہے اور اگر اس کے ایسا بچہ پیدا ہوا جیسے چھپکلی ہوتی ہے تو شوہر جھوٹا ہے“ اور میں نے زہری سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ اس عورت نے اس آدمی کے ہم شکل بچہ جنا جو میری طرح کا تھا۔

یعنی اس مرد کی طرح جس سے تصد لگائی تھی باوجود اس کے آنحضرت ﷺ نے اس عورت کو رجم نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ قرائن پر کوئی حکم نہیں دیا جاسکتا جب تک باضابطہ ثبوت نہ ہو۔

۶۸۵۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنِينَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ: هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ رَاجِعًا امْرَأَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ)) قَالَ: لَا بَلَّكَ امْرَأَةٌ أَغْلَنْتَ. [راجع: ۵۳۱۰]

(۶۸۵۵) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا، ان سے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دولعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ وہی تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی عورت کو بلاگو ای رجم کر سکتا (تو اسے ضرور کرتا) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں یہ وہ عورت تھی جو (فسق و فجور) ظاہر کیا کرتی تھی۔

یہاں روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا نام نامی آیا ہے جو مشہور ترین صحابی ہیں۔ ان کی ماں کا نام لبلبہ بنت حارث ہے ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے وقت نبوی کے وقت ان کی عمر پندرہ سال کی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے علم و حکمت کی دعا فرمائی جس کے نتیجے میں یہ اس وقت کے ربانی عالم قرار پائے۔ امت میں سب سے زیادہ حسین، سب سے بڑھ کر فصیح، حدیث کے سب سے بڑے عالم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کو اجلہ صحابہ کی موجودگی میں اپنے پاس بٹھاتے اور ان سے مشورہ لیتے اور ان کی رائے کو ترجیح دیتے تھے۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ گورا رنگ، قد دراز، جسم خوبصورت۔ غیرت مند تھے اور داڑھی کو مندی کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ اکثر سال کی عمر میں بعد خلافت ابن زبیر ۶۸ھ میں وفات پائی (بڑھ)

۶۸۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، (۶۸۵۶) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم

سے لیث بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے بیان کیا، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں لعان کا ذکر آیا تو عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی پھر وہ واپس آئے۔ اس کے بعد ان کی قوم کے ایک صاحب یہ شکایت لے کر ان کے پاس آئے کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھا ہے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ میں اپنی اس بات کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا ہوں۔ پھر آپ ان صاحب کو لے کر نبی کریم ﷺ کی مجلس میں تشریف لائے اور آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع دی جس حالت میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا۔ وہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت، سیدھے بالوں والے تھے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! اس معاملہ کو ظاہر کر دے۔ چنانچہ اس عورت کے یہاں اسی شخص کی شکل کا بچہ پیدا ہوا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے پھر آنحضرت ﷺ نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مجلس میں ایک صاحب نے کہا کہ یہ وہی تھا جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلاگو ای کے رجم کر سکتا تو اسے رجم کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں یہ تو وہ عورت تھی جو اسلام لانے کے بعد برائیاں اعلانیہ کرتی تھی۔

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ذِكْرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ: فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتَلَيْتُ بِهِذِهِ إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ أَمْرًا وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ، سَبَطَ الشَّعْرَ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَذَلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ بَيِّنْ)) فَوَضَعَتْ شَبِيهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجَهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَا عَن النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لَابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بَغَيْرِ بَيِّنَةٍ، رَجَمْتُ هَذِهِ)) فَقَالَ: لَا، بَلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ.

[راجع: ۵۳۱۰]

۳۱- باب رَمَى الْمُخَصَّنَاتِ

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُخَصَّنَاتِ لَمْ يَأْتُوا بِآرَبَعَةٍ شَهَادَةٍ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا يَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةٌ أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ

باب پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا گناہ ہے

اور اللہ پاک نے سورہ نور میں فرمایا جو لوگ پاک دامن آزاد لوگوں کو تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ رویت کے نہیں لاتے تو ان کو اسی کوڑے لگاؤ اور آئندہ ان کی گواہی کبھی بھی منظور نہ کرو یہی بدکار لوگ ہیں ہاں جو ان میں سے اس کے بعد توبہ کر لیں اور نیک چلن ہو جائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اس سورت میں مزید فرمایا

کہ بے شک جو لوگ پاک دامن آزاد بھولی بھالی ایماندار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت دونوں جگہ ملعون ہوں گے اور ان کو ملعون ہونے کے سوا بڑا عذاب بھی ہو گا۔ اس سورت میں فرمایا ”اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے اپنے سوا ان کے پاس گواہ بھی کوئی نہ ہو تو۔۔۔۔۔“ آخر آیت تک

اللہ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿النور: ۴-۵﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَزْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْفَاحِشَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لَعُنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿النور: ۲۳﴾ وَقَوْلِ اللَّهُ: ﴿وَالَّذِينَ يَزْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ

[النور: ۶] الْآيَةُ.

(۶۸۵۷) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا، ان سے ثور بن زید نے بیان کیا، ان سے ابوالفیث سالم نے بیان کیا، اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات مملک گناہوں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق کسی کی جان لینا جو اللہ نے حرام کیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا اور پاک دامن غافل مومن عورتوں کو تہمت لگانا۔

۶۸۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْفَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: ((الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسَّحَرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالنَّوْكَأُ يَوْمَ الزَّخْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْفَاحِشَاتِ)).

[راجع: ۲۲۶۶]

حافظ نے کہا اس حدیث میں کبیرہ گناہ سات ہی مذکور ہیں لیکن دوسری احادیث سے اور بھی کبیرہ گناہ ثابت ہیں جیسے ہجرت کر کے پھرتوڑ دانا، زنا کاری، چوری، جھوٹی قسم، والدین کی نافرمانی، حرم میں بے حرمتی، شراب خوری، جھوٹی گواہی، چغل خوری، پیشاب سے احتیاط نہ کرنا، مال غنیمت میں خیانت کرنا، امام سے بغاوت کرنا، جماعت سے الگ ہو جانا۔ قسطلانی نے کہا بھوت بولنا، اللہ کے عذاب سے بے ڈر ہو جانا، غیبت کرنا، اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جانا، شیخین حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو برا کہنا، عہد شکنی کرنا۔ ان سب کو کبیرہ گناہوں میں شامل کیا گیا ہے۔ کبیرہ گناہوں کی تعریف میں اختلاف کیا گیا ہے۔ بعضوں نے کہا جن پر کوئی حد مقرر کی گئی ہو۔ بعضوں نے کہا وہ گناہ جن پر قرآن و حدیث میں وعید آئی ہو وہ سب گناہ کبیرہ ہیں۔ سب سے بڑا کبیرہ گناہ شرک ہے جس کا مرتکب بغیر توبہ مرنے والا ہمیشہ ہمیش دو ذرخ میں رہے گا جب کہ دوسرے کبیرہ گناہوں کے لیے کبھی نہ کبھی بخشش کی بھی امید رکھی جاسکتی ہے۔

باب غلاموں پر ناحق تہمت لگانا بڑا گناہ ہے

۳۲ - باب قَذْفِ الْعَبِيدِ

(۶۸۵۸) ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے فضیل بن غزوہ نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی نعم نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے

۶۸۵۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ابو القاسم رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ غلام اس تہمت سے بری تھا تو قیامت کے دن اسے کوڑے لگائے جائیں گے، سوا اس کے کہ اس کی بات صحیح ہو۔
باب اگر امام کسی شخص کو حکم کرے کہ جافلاں شخص کو حد لگا جو غائب ہو (یعنی امام کے پاس موجود نہ ہو)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا ہے۔

(۶۸۵۹-۶۸۶۰) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا، ان سے ابو ہریرہ اور زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ اس پر فریق مخالف کھڑا ہوا، یہ زیادہ سمجھدار تھا اور کہا کہ انہوں نے سچ کہا۔ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کیجئے اور یا رسول اللہ! مجھے (گھٹگو) اجازت دیجئے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا لڑکا ان کے یہاں مزدوری کرتا تھا پھر اس نے ان کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا۔ میں نے اس کے فدیہ میں ایک سو بکریاں اور ایک خادم دیا پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا ملنی چاہیئے اور اسکی بیوی کو رجم کیا جائے گا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق ہی کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا دی جائے گی اور اے انیس! اس کی عورت کے پاس صبح جانا اور اس سے پوچھنا اگر وہ زنا کا اقرار کر لے تو اسے رجم کرنا۔ اس عورت نے اقرار کر لیا اور وہ رجم کر دی گئی۔

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ: جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ)).

۳۳- باب هل يأمر الإمام رجلاً

فَيضربُ الحدَّ غائباً

عنه وقد فعله عمرُ

۶۸۵۹، ۶۸۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أُنْشِدْكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ، فَقَالَ: صَدَقَ أَفْضُ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنْذَن لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قُلْ)) فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هَذَا قَرْيَةٍ بِأَمْرَائِهِ فَأَقْدَمْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا الرَّجْمِ فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، الْمِائَةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَيَا أُنَيْسُ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَسَلِّهَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمِهَا)). فَاعْتَرَفَتْ فَارْجَمَهَا. [راجع: ۲۳۱، ۲۳۱۵]